YOUTH PARLIAMENT
YOUTH DEBATES

Monday, February 25, 2013

The Youth Parliament met in the Margalla Hotel Hall Islamabad at two in the afternoon with Mr. Speaker (Mr. Wazir Ahmed Jogazai) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالضُّحٰی۔ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی۔ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی۔ وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی۔ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی۔ اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی۔ وَوَجَدَکَ ضَآ لًّا فَھَدٰی۔ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی۔ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡھَرۡ۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡھَرۡ۔ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ۔

ترجمہ: آفتاب کی روشنی کی قسم۔ اور رات (کی تاریکی) کی جب چھا جائے۔ کہ (اے محمد) تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑا اور نہ(تم سے)ناراض ہوا۔ اور آخرت تمہارے لیے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے۔ اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟ (بےشک دی)۔ اور رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا۔ اور تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔ اور اپنے پروردگار کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا۔

جناب سپیکر: آج کے دن تیسری Youth Parliament کے چھ ممبران Air Blue کے طیارے کے حادثے میں شہید ہو گئے تھے۔ ان ممبران میں جناب حسن جاوید خان، سیدہ رباب زہرہ نقوی، رحیم چند، بلال ناصر جامی، اویس بن لئیق اور سید ارسلان احمد شامل تھے۔ اتفاق کی بات ہے کہ وہ آج ہی کا دن تھا اور آج

آپ کا بھی پہلا اجلاس ہے۔ اس لیے اس حادثے میں شہید ہونے والے ممبران کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس موقع پر تیسری Youth Parliament کے شہید ہونے والے چھ ممبران کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب سپیکر: یوتھ پارلیمنٹ پاکستان کے اس Session کے ممبران کو خوش آمدید کہتے ہوئے آج اتنا ہی عرض کروں گا کہ آپ کی کارکردگی، آپ کی punctuality سے منسلک ہے۔ آپ اس یوتھ پارلیمنٹ کے پانچ یا چھ دن جو بھی ہوں، ان میں kindly punctuality is a demand of the Secretariat and it's relates to your conduct as well. Youth Parliament میں ہمیں پچھلے سالوں جو بھی تجربہ ہوا ہے، وہ Secretariat آپ کو باہم پہنچائے گا اور آپ سے یہی استدعا ہے کہ آپ جس بھی کمیٹی یا پارٹی کے رکن ہوں گے، آپ سے یقیناً محنت مانگی جائے گی کہ آپ اس میں input دیں، آپ میں discuss کریں۔ یہی ہوا ہے کہ ہماری اس Youth Parliament نے ہر موضوع جو انہیں دیا گیا، انہوں نے اس میں بہت بصیرت، عقلمندی اور تجسس سے ایسی ایسی تجاویز دی ہیں جنہیں Federal Cabinet نے بھی سراہا اور ہمارے دو ممبران کو یہ عزت بھی بخشی گئی کہ وہ کابینہ کے اجلاس میں جا کر اپنی تجاویز پر briefing دیں۔ آپ سے محنت، لگن، دلچسپی کی توقع ہے، آپ ہی پاکستان کا مستقبل ہیں اور آپ ہی نے آگے بڑھنا ہے اور ہماری یہ کاوش اور کوشش ہے کہ alumnae کے ساتھ مل کر ایک forum تشکیل دیا جائے تاکہ آپ اس ملک کے لیےواقعی ایک political contribution لائیں۔ ہم آپ سے 28th February کو تفصیل سے بات کریں گے۔ اب میں احمد بلال محبوب صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ کی orientation کے لیے آپ سے بات چیت کریں۔ جناب احمد بلال محبوب صاحب۔

Orientation

جناب احمد بلال محبوب (President PILDAT): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب وزیر احمد جوگیزئی صاحب! آپ کا بہت شکریہ، حسب معمول آپ نے شفقت فرمائی، اپنا وقت نکالا اور پانچویں یوتھ پارلیمنٹ کے ممبران کو welcome کرنے کے لیے خودتشریف لائے۔ میرے ساتھ جناب محمد مشتاق صاحب تشریف رکھتے ہیں، یہ Deputy Secretary, National Assembly ہیں۔ میں شروع میں کچھ عمومی general باتیں کروں گا لیکن اس کے بعد مشتاق صاحب قومی اسمبلی کے rules کی روشنی میں آپ کو کچھ briefing دیں گے اور آپ کے سوالات کے جوابات بھی دیں گے۔ چونکہ ہماری یوتھ پارلیمنٹ کا structure اور اس کا انداز کافی حد تک قومی اسمبلی سے inspired ہے۔ ہم نے قومی اسمبلی کے rules کو ہی adopt کیا ہے اور اس کا structure, اس کی membership اور اس کی composition بھی اسی سے متاثر ہے تو اس لیے ہم چاہتے ہیں کہ قومی اسمبلی کے rules کی روشنی میں آپ یوتھ پارلیمنٹ کے rules کو بھی سمجھیں اور اس بارے میں آپ کے کوئی سوالات ہوں تو ان کے جوابات دینے کے لیے مشتاق صاحب موجود ہیں۔ آج کل قومی اسمبلی کا اجلاس جاری ہے اور قومی اسمبلی کے لوگ باالعموم بہت مصروف رہتے ہیں، خاص کر مشتاق صاحب کو آپ دیکھتے ہوں گے کہ جو لوگ قومی اسمبلی کے ہال میں سپیکر صاحبہ کے ساتھ نیچے بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ سپیکر صاحب کو assist کرتے ہیں، ان میں مشتاق صاحب بھی بیٹھے ہوتے ہیں۔ ان کی بے تحاشہ مصروفیات تھیں اور ان کے لیے وقت نکالنا بہت مشکل تھا لیکن میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ڈپٹی سپیکر فیصل کریم کنڈی صاحب کا

بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مشتاق صاحب کو آپ کے لیے وقت نکالنے کا کہا، انہوں نے آپ کے لیے وقت نکالا اورآج آپ کے سامنےیہ بیٹھے ہوئے ہیں۔

میں بھی جوگیزئی کے توسط سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور میں بہت خوشی محسوس کرتا ہوں کہ ایک کام جس کا آغاز آج سے چھ سال پہلے ہوا تھا، وہ اس طرح continue کر رہا ہے کہ کچھ میدانوں میں تو پہلے سے زیادہ بہتری اور improvement آئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ جس طرح آپ اپنا وقت نکال کر یہاں آئے ہیں، آپ اس وقت کا ایک ایک منٹ بہت اچھے طریقے سے استعمال کریں گے اور یہاں learning کی جوopportunityہے، اس کا پورا فائدہ اٹھائیں گے، اس میں آپ کا وقت بھی صرف ہو رہا ہے اور اس میں بہت سے financial resources بھی خرچ ہو رہے ہیں، اس لیے اس کا فائدہ اس وقت ہی ہے جب آپ کو اس کے ایک ایک منٹ کا اندازہ ہو اور آپ اس کا فائدہ اٹھائیں۔

ہمیں اس بات پر بہت فخر ہے کہ آپ سب لوگ اللہ کے فضل سے without any exception purely merit پر select ہوئے ہیں۔ بہت سے لوگ ایسے تھے جن کے بارے میں ہمارے بہت ہی قابل احترام اور بہت ہی اچھے دوستوں نے سفارشیں بھی کی تھیں لیکن جس وقت selection ہو رہی تھی تو ہم نے ان سفارشوں کو قطعاً نظرانداز کیا اور بھول گئے کہ کسی نے ہمیں کچھ کہا تھا ۔ آپ سب اپنے دل میں جانتے ہیں کہ آپ میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جسے ہم جانتے ہوں یا select کرنے والے جانتے ہوں۔ آپ کو اس بات پر خود بھی فخر ہونا چاہیے اور ہمیں بھی اس پر فخر ہے کہ آپ سب لوگ یہاں اس وجہ سے ہیں کہ آپ واقعی ان تمام لوگوں میں سے جنہوں نے apply کیا تھا merit پر اس position پر آنے کے اہل تھے، اس لیے بھی ہمیں آپ کو welcome کرتے ہوئے اس یوتھ پارلیمنٹ کا ممبر دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔

2007 میں جو پہلی یوتھ پارلیمنٹ تھی اور پھر چوتھی یوتھ پارلیمنٹ جس کی term 2012 میں ختم ہوئی ہے، ویسے تو چاروں Youth Parliaments بہت اچھی تھیں لیکن first and fourth Youth Parliaments نے اپنی performance کے بہت high standards set کیے ہیں۔ جن کی کچھ تفصیلات کا شاید آپ کو پہلے سے علم ہو، آپ نے website دیکھی ہو، آپ کو کچھ تفصیلات پتا بھی چلیں گی لیکن انہوں نے performance کا بہت اچھا معیار set کیا ہے۔ اس لیے آپ کو اس معیار کے برابر یا اسے surpass کرنے کے لیے میرے خیال میں بہت محنت کرنی پڑے گی اور ہماری خواہش ہے کہ یہ پانچویں یوتھ پارلیمنٹ پچھلی four Youth Parliaments سے آگے ہو اور ان سے بہتر performance دکھائے۔ امید ہے آپ سب کو Member Hand Book مل گئی ہو گی ، اس میں وہ تمام تفصیلات درج ہیں جن کا جاننا آپ کے لیے بہت ضروری ہے۔ کوئی شخص جتنا اس یوتھ پارلیمنٹ کی Hand Book کو غور سے پڑھے گا، بار بارپڑھے اور ذہن نشین کرے گا تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ یوتھ پارلیمنٹ میں اتنا ہی بہتر perform کرنے کی position میں ہو گا۔

یوتھ پارلیمنٹ کے تین بنیادی objectives ہیں اور اس بات کو آپ کے ذہن میں رہنا چاہیے، جب بھی آپ perform کر رہے ہوں، جب بھی آپ کوئی چیز کرنے کا ارادہ کریں تو یہ تین objectives آپ کو ذہن نشین ہونے چاہییں اور یاد رکھنا چاہیے۔ پہلی بات یہ ہے کہ آپ کو future کیleadership کے لیے groom کیا جائے، آپ بہتر شخصیت بن کر یوتھ پارلیمنٹ سے باہر جائیں ۔ آپ جب یہاں داخل ہوئے ہیں تو آپ پہلے ہی بہت لائق

ہیں، merit پر آئے ہیں، آپ کی کچھ achievements ہوں گی، ان سب کی recognition کے ساتھ چونکہ بہتری کا سفر چلتا رہتا ہے، آپ آگے کی طرف مسلسل بڑھتے رہتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جب آپ ایک سال کے بعد یوتھ پارلیمنٹ کی term ختم ہو تو آپ پہلے سے بہترleadership کے credential کے ساتھ یہاں سے جائیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ as a leader آپ کو groom کرنا اس forum کا مقصد ہے۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ آپ چونکہ جوان لوگ ہیں اور نوجوانوں کو اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کے لیے اس وقت ملک میں کوئی بہت زیادہ forums available نہیں ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ تمام تعلیمی اداروں میں elected student unions ہوا کرتی تھیں، اگرچہ بعد میں ان میں مارکٹائی اور تشدد کے کافی رجحانات پیدا ہو گئے تھے لیکن overall وہ ایک positive contribution کرنے والے ادارے تھے لیکن اب بدقسمتی سے سوائے ایک دو تعلیمی اداروں کےعلاوہ student unions کا رواج نہیں ہے۔ اب ایسے forums available نہیں ہیں تو یہ ایک forum ہے جس کے ذریعے آپ ہمارے مختلف ملکی ، بین الاقوامی، علاقائی اور یوتھ سے متعلق معاملات پر کہ یوتھ کیا سوچتی ہے اور اس کا کیا نقطہ نظر ہے، اس پر یہاں debate کر سکتے ہیں اور ایک considered view سوچا سمجھا نقطہ نظر آپ ایک proper شکل میں لکھ کر ان لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں جو ہمارے ملک کی policies بناتے ہیں، جو ہمارے ملک کے بارے میں فیصلے کرتے ہیں یعنی حکومت، اس کی مختلف وزارتیں، ان وزارتوں میں بیٹھے ہوئے افسران اور وزراء، یہ forum آپ کو دوسرا موقع مہیا کرتا ہے کہ پہلے آپ اپنا نقطہ نظر خود develop کریں، articulate کریں، پھر آپ اسے آگےپہنچائیں اور policies کو اس نقطہ نظر کی روشنی میں اثر انداز کرنے کی کوشش کریں، ان پر اثر انداز ہونے کی کوشش کریں۔

تیسری چیز میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ اس forum کے ذریعے political system of Pakistan کے جومختلف اجزاء اور ادارے ہیں، ان کے بارے میں آپ کاکچھ knowledge پہلے سے ہوگا، اس ایک سال کے دوران آپ کا یہ knowledge بہتر ہو، آپ یہ جانیں کہ ان اداروں کا اصل role کیا ہے اور ان اداروں سے آپ کس طرح رابطہ کر سکتے ہیں؟ آپ کس طرح اپنے مطالبات، اپنی خواہشات، اپنا نقطہ نظر انہیں پہنچا سکتے ہیں؟ یہ تین مقاصد ہیں، آپ کی grooming, آپ کو ایکforumمہیا کرنا جس میں آپ اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور تیسرا یہ کہ ملک کے سیاسی نظام کے بارے میں آپ کے level of knowledge کو بڑھانا۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس forum سے ان تینوں مقاصد کو حاصل کرنے کی انشاءاللہ پوری پوری کوشش کریں گے۔

PILDAT اس پوری کوشش کے لیے یعنی اس یوتھ پارلیمنٹ کے لیے ایک Secretariat کا کام کرتا ہے۔ اس کے انتظامی معاملات PILDAT مہیا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہمارا vision یہ ہے کہ ایک وقت وہ آئے جبPILDAT کے بجائے یہ یوتھ پارلیمنٹ خود اپنا ایک system create کرے، ابھی یہ وقت نہیں آیا لیکن اگر آپ اس ایک سال کے دوران کوئی system develop کرنے میں مدد دیں سکیں تو ہمیں بہت خوشی ہو گی۔ مثال کے طور پر UK کی یوتھ پارلیمنٹ خود اپنے آپ کو manage کرتی ہے، وہ self-managed entity ہے اور کئی سالوں سے وہ خود کام کر رہے ہیں لیکن یہاں جب تک ایسا نہیں ہوتا یوتھ پارلیمنٹ کے Secretariat کے طور پر PILDAT کام کرے گا اور ہمارا ایک دوسراrole یہ ہے کہ ہم اس میں ایک mentor کے طور پر ،

ایک اتالیق کے طور پر اور ایک trainer کے طور پر آپ کو سمجھانے والے طور پر، اس حیثیت سے کیونکہ ہم یہ کام کئی سالوں سے کر رہے ہیں، عمر میں بھی ہم آپ سے بڑے ہیں، اس لیے شاید آپ کو mentoring کی جو ضرورت ہے ، وہ بھی PILDAT کے توسط سے، وزیر احمد جوگیزئی صاحب اورمحمد مشتاق صاحب جیسے لوگ جو ہمارے ساتھ تعاون کرتے ہیں، ہم کوشش کریں گے کہ آپ کو ان چیزوں کے بارے میں جن کے بارے میں آپ کو جاننا چاہیے، وہ اس forum and Secretariat کے through provide کریں۔

یہاں اس چیز کا ذکر کرنا بھی بہت ضروری ہے، آپ نے سنا ہو گا، اس لیے اس کو clearly mention کرنا ضروری ہے کہ پچھلی چارYouth Parliaments میں سے صرف تین ایسی تھیں جن کو study visit کے لیے ملک سے باہرجانےکا موقع ملا، ان میں سے دو Youth Parliaments 2nd and 3rd U.K کی پارلیمنٹ کا دورہ کرنے کے لیے گئیں، وہاں کی youth organizations سے بھی ملے اور آپ کی چوتھی یوتھ پارلیمنٹ کے ممبران سویڈن گئے اور وہاں انہوں نے سویڈن کے parliamentarians and youth groups کے ساتھ ایک ایک ہفتے کا دورہ کیا۔ ان کا exposure نہ صرف ملک کے معامالات بلکہ international معاملات میں بھی بڑھا۔ بدقسمتی سے آپ کی یوتھ پارلیمنٹ کے schedule میں باہر کے ملک کا کوئی study visit نہیں ہے، bad news یہ ہے لیکن good news یہ ہے کہ چوتھی یوتھ پارلیمنٹ کے schedule میں بھی ایسا نہیں تھا ، اُس کے لیے کوشش ہوئی اور وہ کامیاب ہوئے۔ اس لیے ہماری دعا بھی ہے اور کوشش بھی ہو گی کہ انشاءاللہ آپ بھی study visit پر جائیں۔ پوری یوتھ پارلیمنٹ سے ہر visit پر دس لوگ جاتے ہیں اور یہ دس لوگ کس طرح منتخب ہوتے ہیں؟ یہ ویسے ہی منتخب ہوں گے جس طرح آپ یوتھ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہوئے ہیں، یعنی purely and strictly on merit basis, منتخب ہوں گے۔ آج آپ اس اجلاس میں تشریف لائے ہیں، آج سے آپ کا ایک evaluation process شروع ہو جائے گا، آپ اس کی تفصیل اپنی hand book میں بھی دیکھ سکتے ہیں کہ evaluation کے لیے کیا criterion ہے؟ کتنے marks ہیں؟ ہر Session کی ایک evaluation ہو گی اور اس طرح جس وقت آپ کی یوتھ پارلیمنٹ کی term مکمل ہو گی، اس وقت evaluation کے ذریعے آپ کے جو بھیmarks ہوں گے، اس پر ایک merit list بنے گی اور اس merit list کے مطابق آپ لوگ visit پر جائیں گے۔ اگر دس لوگ منتخب ہوں گے تو top ten جائیں گے اور اگر پانچ لوگ منتخب ہوئے تو top five جائیں گے۔ یہ ساری چیز strictly merit پر ہو گی، اس لیے امید ہے آپ کی performance ویسے بھی آپ اچھی کرنے کی کوشش کریں گے لیکن یہ ایک added incentive ہو گا کہ آپ کو اچھی performance دینی چاہیے۔

آپ Rule 141 کو غور سے پڑھیں جو آپ کی performance evaluation کے متعلق بتاتاہے۔ میں صرف چند tips آپ کے سامنے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں جو بھی گفتگو کریں گے، جو بھی چیزیں پیش کریں گے، اس میں کتنی جان ہے؟ کتنا substance ہے، آپ نے seriously اس پر کتنی تیاری کی ہے؟ یہ چیز آپ کی performance کو بہتربنانے میں بہت role play کرے گی۔ دوسری چیز یہ ہے کہ عموماً بحیثیت سوسائٹی ہمارا ایک طریقہ کار ہےکہ ہم جذباتی طور پر جذباتی باتیں کر کے بعض اوقات سمجھتے ہیں کہ ہم کسی کو بہت appeal کر لیں گے یا اچھا موقع دیکھ کر کوئی opportunistic قسم کی بات کر کے کہ اس وقت لوگوں کے جذبات ابھرے ہوئے ہیں اور میں کوئی ایسی بات کر دوں تو اس سلسلے میں گزارش ہے کہ ہو سکتا ہے وقتی

طور پر آپ کو فائدہ پہنچ جائے لیکن emotional and opportunistic appeals یہاں آپ کی performanceکو زیادہ فائدہ نہیں پہنچائیں گی۔ یہ بالکل ایسا ہی system ہے جیسے کوئی game ہوتی ہے، اس میں ہاکی ہو یا فٹبال وغیرہ کے کچھ rules ہوتے ہیں، اس کا ایک ground ہوتا ہے اور boundaries ہوتی ہیں اور آپ ان rules کے مطابق کھیلتے ہیں تو آپ سکور بھی کرسکتے ہیں اور آپ کی performance بھی اچھی سمجھی جاتی ہے لیکن اگر آپfoul کرتے ہیں، کوئی rule توڑتے ہیں تو وہ چیز آپ کے خلاف جاتی ہے، آپ کو red card دکھا دیا جاتا ہے اور بعض اوقات آپ کو گیم سے خارج کر کے باہر بھیج دیا جاتا ہے تو بالکل اسی طرح آپ rules کے مطابق اس system کے تحت اگر آپ کام کرتے رہیں گے تو آپ آگے بڑھیں گے لیکن اگر آپ نظام کو disrupt کرنے کی کوشش کریں گے تو Secretariat کی طرف سے اس پر zero tolerance ہو گی کیونکہ ہم نہیں چاہتے کہ کسی ایک آدمی کی وجہ سے پورا نظام disrupt ہو۔ اس لیے ہم اس پورے نظام کو قائم رکھنے کے لیے بڑی سنجیدگی کے ساتھ چیزوں کو monitor کریں گے۔

آج کی اس یوتھ پارلیمنٹ میں 61 ممبران میں سے پندرہ خواتین اور باقی مرد ممبران ہیں۔ یوتھ پارلیمنٹ میں تقریباً یہی ratio کبھی کم اور کبھی زیادہ رہتی ہے۔ ہماری خواہش تو یہ ہوتی ہے کہ خواتین ممبران زیادہ ہوں کیونکہ ہماری آبادی میں نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے تو ideal یہ ہو گا کہ اس یوتھ پارلیمنٹ میں بھی نصف تعداد خواتین کی ہو لیکن بدقسمتی سے ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ ایسا ہو لیکن ایک چیز جس کا آپ کو خیال رکھنا ہے کہ یہاں خواہ آپ خواتین ممبران ہیں یا مرد ممبران ہیں، آپ سب برابر ہیں، آپ سب کے حقوق و فرائض بھی برابر ہیں۔ خواتین کا ہمارے system میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں ایک خاص احترام کیا جاتا ہے، آپ اسے ذہن میں رکھیں گے، gender sensitivity and respect کے بارے میں آپ خاص طور پر امید ہے پہلے سے ہی sensitive ہوں گے لیکن یوتھ پارلیمنٹ میں آپ کو مزید sensitive ہونے کی ضرورت ہو گی۔

آپ جانتے ہیں کہ role of parties دو ہیں اور یہ فرضی پارٹیاں ہیں جن کا practical life میں وجود نہیں ہے، اس میں ایک Blue Party and one Green Party ہے، یہ جان بوجھ کر دو mock parties بنائی گئی ہیں لیکن جب تک آپ یوتھ پارلیمنٹ کا حصہ ہیں، انہی دو پارٹیوں کے ساتھ آپ کیaffiliation ہو گی اور آپ انہی دو پارٹیوں کے system میں رہ کر کام کریں گے۔ پچھلی چارYouth Parliaments کے ممبران کی affiliation بھی انہی دو پارٹیوں کے ساتھ تھی، اس لیے آپ کو یہاں یوتھ پارلیمنٹ میں وقتاً فوقتاً بہت سے ایسے لوگ ملیں گے جو ماضی میں آپ کی Green Party سے ہے تو Green Party سے اور Blue Party سے ہے تو Blue Party سے جن کا تعلق رہا ہو گا۔ اس کا manifesto, plank and stage ہے، یہ static نہیں ہے، یہ evolve کر رہاہے۔ آپ اس کا manifesto change کر سکتے ہیں، Green Party کے لوگ اپنی پارٹی کا manifesto change کر سکتے ہیں اور Blue Party کے لوگ اپنی پارٹی کا manifesto change کر سکتے ہیں۔ آپ کو یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ یہ پانچویں یوتھ پارلیمنٹ ہے اور Green Party مسلسل پانچویں مرتبہ اپوزیشن میں ہے، یہ کبھی power میں نہیں آئی اور کبھی ruling party نہیں بنی۔ میرے خیال میں اب یہ وقت آگیاہے کہ آپ غور کریں کہ ایسا کیوں ہے؟ وہ کیا تبدیلیاں لانے کی ضرورت ہے حالانکہ اپوزیشن میں رہنے سے کوئی نقصان نہیں ہے، کوئی بری

بات نہیں ہے اور آپ کا stature کم نہیں ہوتا لیکن بہرحال چونکہ سیاسی نظام کا ایک مقصد power میں آنا ہوتا ہےاور policies کوimplement کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا آپ کے غور کرنے کی یہ بھی بات ہے کہ ہر سال کیوں ممبران کسی ایک پارٹی کے لیے opt کرتے ہیں تو زیادہ تعداد Blue Party کے لیے opt کرتی ہے اور Green Party کے لیے کم تعداد opt کرتی ہے اور ایسا کیوں ہے؟ میرے خیال میں اس سال آپ کو اس پر غور کرنا چاہیے اور اپنے manifesto میں کچھ ایسی تبدیلیاں لانی چاہییں جو یوتھ کے لیےattractive ہوں تاکہ جب چھٹی یوتھ پارلیمنٹ کا موقع آئے تو اس بات کا امکان ہو کہ اس میں Green Party majority party بن کر سامنے آسکے۔

دونوں پارٹیوں کے advisors ہوں گے جو یاتوsitting members of Parliament ہوں گے، former members of Parliament ہوں گے یا former members of Youth Parliament ہوں گے جن کا تعلق آپ کی پارٹی سے رہا ہو گا، وہ آپ کو guide کریں گے، آپ کو اپنی اپنی پارٹی میں کام کو آگے بڑھانے کے لیے مشورے دیں گے، آپ کے سوالات کے جوابات دیں گے۔ اسی طرح آپ کی پارلیمانی کمیٹیاں بن جائیں گی، ان کی list بھی آپ کی hand book میں دی ہوئی ہے،غالباً پانچ یا چھ پارلیمانی کمیٹیاں ہیں۔ یوتھ پارلیمنٹ کا ہر ممبر کم از کم ایک پارلیمانی کمیٹی کا ممبر ہو گا اور اس میں آپ کی preference پوچھی جائے گی کہ آپ کس پارلیمانی کمیٹی کے ممبر بننا چاہیں گے اور کوشش کی جائے گی کہ آپ کی preference کو accommodate کیا جائے۔ ہر پارلیمانی کمیٹی کا ایک چیئرپرسن ہو گا اور کمیٹی کا ایک Secretary یا اس کا Deputy Chairman ہو گا، یہ چیز آپ خود طے کریں گے۔ اسی طرح ایک Business Advisory Committee ہو گی جو تمام business کے بارے میں دونوں پارٹیوں سے، ڈپٹی سپیکر جو elect ہوں گی، Leader of the House and Leader of the Opposition ان senior لوگوں پر مشتمل ایک Business Advisory Committee ہو گی جو یہ چیز طے کرے گی کہ اجلاس کا ایجنڈا کیا ہونا چاہیے، یوتھ پارلیمنٹ کیا discuss کرنا چاہتی ہے، اجلاسوں کی تاریخ کیا ہونی چاہیے، یہ سب کچھ اس Business Advisory Committee میں طے ہو گا۔ مشتاق صاحب جب آپ کو قومی اسمبلی کے بارے میں بتائیں گے تو وہ اس بارے میں بھی وہ تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

اکثریتی پارٹی سے وزیراعظم منتخب ہوں گے، وہ کابینہ بنائیں گے، کابینہ کی تعداد بھی مقرر ہے۔ کابینہ وزیراعظم کی صوابدید پر ہے لیکن وہ ایک ایسی کابینہ جسے پارٹی اور پوری پارلیمنٹ کا اعتماد حاصل ہو، وہ اسی صورت میں ہوتی ہے جب وزیراعظم مشورہ کریں اور تمام پارٹیوں کے اندر موجود factions کے لوگوں کو accommodate کریں تاکہ وہ ایک sustainable Cabinet ہو۔ اسی طرح minority party سے Leader of the Opposition منتخب ہوں گے اور وہ اسی طرح ایک شیڈو کابینہ بنائیں گے جس طرح اصلی کابینہ ہو گی۔ اسی طرح آپ کے تمام انتظامی امور کو دیکھنے کے لیے ایک Steering Committee ہے، وہ PILDAT ہے جو Secretariat کا کام کرتی ہے لیکن ہمیں ایک Steering Committee guide کرتی ہے، جناب وزیراحمد جوگیزئی صاحب شروع دن سے اس کے ممبر ہیں، ایس ایم ظفر صاحب بھی اس کے ممبر ہیں، باقی چھ ممبران کے نام آپ کی hand book میں موجود ہیں۔ اس سے متعلق جو بنیادی فیصلے ہوتے ہیں وہ یہ Steering Committee کرتی ہے۔ آپ یہاں جو discussion کریں گے، اس کا ایک flow chart ہو گا جو ہماری یوتھ

پارلیمنٹ کے لیے مخصوص ہے، یہ اصلی قومی اسمبلی سے تھوڑا سا مختلف ہو گا۔ آپ کسی بھی موضوع پر اس ایوان میں جسے plenary بھی کہتے ہیںdebate کر سکتے ہیں۔ آپ کوئی معاملہ کسی کمیٹی میں بھی refer کرسکتے ہیں تاکہ اس معاملے پر تفصیل سے غور کیا جاسکے۔ اس لیے یہactivities کا ایک flow chart ہے۔ آپ کمیٹی میں اسے زیادہ غور اور تفصیل سے discuss کر سکتے ہیں، ideas کو develop کریں گے، پھر آپ اپنی اپنی پارٹیوں میں بھی اس پر discussion کریں گے کہ اس پر پارٹیوں کا کوئی نقطہ نظر ہے یا ہونا چاہیے۔ ضروری نہیں کہ ہر چیز کے بارے میں پارٹی basis پر نقطہ نظر ہو، کچھ معاملات ایسے بھی ہوں گے جن پر پارٹی کا کوئی نقطہ نظر نہیں ہو گا، اس پر آپ آزاد اور open ہیں، کچھ معاملات ایسے ہوں گے جن پر پارٹیوں کا نقطہ نظر ہو گا تویہ چیز وہاں بھی discuss ہو گی۔ جب آپ کی کمیٹیوں میں، آپ کے پورے ایوان میں، آپ کی اپنی پارٹیوں میں کوئی چیز discuss ہو گی تو اس کی روشنی میں جو concerned minister ہو گا، وہ آپ کی اس policy کو آخری شکل دے گا۔ مثال کے طور پر آپ کے ملک میں خارجہ پالیسی کیا ہونی چاہیے تو آپ کے وزیر خارجہ اس تمام discussion کی روشنی میں ایک policy draft کریں گے کہ آپ کے امریکہ کے ساتھ تعلقات ایسے ہونے چاہییں، آپ کے انڈیا کے ساتھ تعلقات ایسے ہونے چاہییں، یورپ کے ساتھ تعلقات ایسے ہونے چاہییں، Middle East کے ساتھ ایسے تعلقات ہونے چاہییں، خاص خاص points اور پھر اس policy کو متعلقہ وزیر صاحب چاہیں تو اس ایوان میں پیش کریں تاکہ اس پر دوبارہ debate ہو جائے اور جب آپ اسے finally adopt کر لیں گے تو آپ ملک کے وزیر خارجہ ، وزیر مملکت برائے امور خارجہ یا Secretary, M/O Foreign Affairs کو مل کر اپنی recommendations and opinion convey کریں گے۔ آپ اس چیز کو monitor کریں گے کہ آپ کی recommendations کتنی adopt ہوئی ہیں، آپ اس کا وقتاً فوقتاً اس کا جائزہ لیں گے اور انہیں یاد دہانی بھی کراتے رہیں گے۔ آپ کے متعلقہ وزیر یا وزیراعظم باقی لوگوں کے ساتھ مل کر میڈیا کو بھی اس بارے میں brief کریں گے، پریس کانفرنس بھی کریں گے، آپ ایک op-ed بھی لکھ سکتے ہیں، اخبار میں مضمون لکھ سکتے ہیں کیونکہ یہ ساری چیزیں آپ کی سفارشات کو قابل قبول بنانے میں مدد دیں گی۔ اس لیے آپ یہ سارے کام کریں گے، میں نے ان کا اس لیے ذکر کیا کہ یہاں جو بھی بحث تمحیص ہو گی، وہ کسی مقصد کے بغیر نہیں ہے، اس کا ایک مقصد ہے کہ آپ ملک کا فیصلے کرنے والے لوگوں تک اپنی بات پہنچائیں اور ان فیصلوں پر in a positive senseاثر انداز ہونے کی کوشش کریں۔

یوتھ حکومت یعنی آپ کے یوتھ وزیراعظم اور یوتھ کابینہ کی ذمہ داری ہے کہ جو پالیسیاں اس پارلیمنٹ میں طے ہوں، آپ جو فیصلے کریں، جو resolutions pass کریں، یہاں جو motions carry ہوں، ان کیimplementation کی ذمہ داری حکومت کی ہے اور اگرحکومت اپنی وہ ذمہ داری پوری نہیں کرتی تو اس کی accountability کا کام اپوزیشن کا ہے کہ یہ دواجلاس پہلے resolution pass ہوئی تھی لیکن ابھی تک اس پر عمل نہیں ہوا تو اس پر اپوزیشن ممبران کھڑے ہوں گے اور حکومت سے اس بارے میں جواب مانگیں گے۔ حکومت کا کام یہ ہے کہ وہ ان کے سوالات کا جواب دے گی کہ ان پر کیوں عمل نہیں ہو سکا اور وہ اپنی toes پر رہے گی کہ اس کے مطابق عمل ہوتا رہے۔ آپ اس پر کتنا عمل کر سکتے ہیں یا عمل کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں، یہ آپ کی کامیابی کا ایک criterion ہو گا۔

ہم نے ایک اور کام بھی شروع کیا تھا کہ آپ جس constituency چاہے قومی اسمبلی ہو یا صوبائی اسمبلی سے تعلق رکھتے ہوں، ہم اس MNA or MPA کے ساتھ بات کر کے آپ کو ان کے ساتھ منسلک کرتے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ کام کریں، ان کے کام کا جائزہ لیں، انہیں assist کریں، اس سے آپ یہ سیکھیں گے کہ اصل میں MNAs کیسے کام کرتے ہیں؟، ان کی کیا مشکلات ہوتی ہیں؟ اگر آپ انہیں research وغیرہ میںassist کرسکتے ہوں گے تو وہ بھی کریں گے۔ ان کو بھی اس کا فائدہ ہو گا اور آپ کو بھی اس کا فائدہ ہو گا۔ یہ کام ہم نے پہلی مرتبہ چوتھی یوتھ پارلیمنٹ سے شروع کیا تھا لیکن یہ تجربہ اتنا کامیاب نہیں رہا جتنی ہمیں اس کی توقع تھی۔ اس لیے اب ہم کوشش کریں گے کہ پانچویں یوتھ پارلیمنٹ میں یہ کام زیادہ اچھے طریقے سے ہو، پہلے جو کمزوریاں رہ گئی تھیں، انہیں دور کیا جائے اور آپ زیادہ کامیابی کے ساتھ اسے چلا سکیں ۔ اس میں ایک کمزوری یہ بھی تھی کہ کہیں MNA بہت active تھا اور وہ چاہتا تھا کہ میرے ساتھ جو ممبر یوتھ پارلیمنٹ associate ہوا ہے، وہ زیادہ وقت دے لیکن اس ممبر یوتھ پارلیمنٹ کے پاس زیادہ وقت نہیں ہوتا تھا، وہ اپنی پڑھائی یا اپنی نوکری میں اتنا مصروف ہوتاتھا کہ وہ اس pace کے مطابق نہیں چل سکتا تھا۔ کہیں اگر ممبر یوتھ پارلیمنٹ بہت eager and dynamic تھا تو پھر MNA صاحب بہت مصروف تھے اور زیادہ وقت نہیں دے پار ہے تھے، اس لیے یہ mismatch تھا ۔ ہم اس مرتبہ اس mismatch کو دور کرنے کی کوشش کریں گے، اگرچہ یہ انتخابات کا زمانہ ہے لیکن یہ اس لحاظ سے اچھا بھی ہے کہ انتخابات کے زمانے میں آپ کو انتخابی سرگرمیاں دیکھنے کو موقع ملے گا جو کہ ہر سال نہیں ہوتا بلکہ چارپانچ سالوں کے بعد یہ موقع آتا ہے۔ ہم ابھی آپ کے ساتھ مشورہ کر کے اسے fine-tune کریں گے۔ Constituencies میں کیسے کام کرتے ہیں، آپ کو یہ دیکھنے کا موقع ملے گا۔ ہم نے چوتھی یوتھ پارلیمنٹ میں extremism پر ہم نے ایک workshop کی تھی، اس مرتبہ بھی ایک workshop ہو گی، اس کا exact topic کیا ہو گا، یہ بھی آپ کے ساتھ مشورہ کیا جائے گا اور اس کا schedule بھی آپ ہی طے کریں گے۔

پورے ایک اجلاس کا master programme بن جاتا ہے اور غالباً تقسیم بھی ہو گیا ہو گا۔ وہ آپ کی نظر میں رہنا چاہیے، آپ اس میں کوئی ترمیم کرنا چاہیں، آپ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی تبدیلی ہونی چاہیے تو آپ Secretariat کو بتائیں مگر یہ تبدیلی اسی وقت ہو گی جب Secretariat کی طرف سے باقاعدہ in writing notify ہو گا۔ آپ کی ایک sitting انتخابی فہرستوں کےمتعلق ہو گی اور غالباً وہ کل ہو گی۔ انتخابی فہرستیں اس وقت بالکل آخری stage پر ہیں۔ اگر آپ نے 2013 میں ہونے والے انتخابات میں ووٹ دینا ہےجو کہ آپ کو ضرور دینا چاہیے، آپ عمر کے لحاظ سے ووٹ ڈالنے کے اہل ہیں لیکن آپ کا نام اس فہرست میں درج ہے اور ٹھیک جگہ پر درج ہے، یہ چیز آپ کو check کرنی ہے کیونکہ آپ معاشرے کا ایک پڑھا لکھا باشعور segment ہیں، آپ کو خود تو ووٹ دینا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ آپ کا نام اس فہرست میں درج ہے۔ آپ کو باقی society جو آپ کی طرح خوش قسمت نہیں ہے، جو آپ جتنی پڑھی لکھی اور باشعور نہیں ہے، ان سب کی بھی مدد کرنی ہے کہ ان سب کے نام بھی اس فہرست میں اور صحیح جگہ پر درج ہوں۔ آپ کے ملک کی آبادی میں کئی لوگ ایسے ہیں تقریباً 30 or 40% جو پڑھ لکھ ہی نہیں سکتے، اس لیے آپ نے اس طبقے کی بھی مدد کرنی ہے کہ وہ ووٹ دے سکیں، ان کے نام ووٹر لسٹ میں درج ہوں تو یہ سب کیسے ہو

گا؟ ہم کل انشاءاللہ انتخابی فہرستوں کے بارے میں جب بات ہو گی کہ اس کی کیا اہمیت ہے؟ آپ کے لیےاس کی کیا اہمیت ہے؟ ملک کے لیے اس کی کیا اہمیت ہے؟ اس پر ایک sitting ہو گی۔

یہاں اس بات کا بتانا بہت ضروری ہے کہ ہماری پہلی تینYouth Parliaments کو British High Commission, U.K نے support کیا تھا۔ تیسری یوتھ پارلیمنٹ میں کچھ تھوڑا سا حصہ Swiss Government کا بھی تھا، کچھ حصہ US Government کا بھی تھا، انہوں نے بھی دس لوگوں کو sponsor کیا تھا، Netherlands کی Embassy نے بھی کچھ لوگوں کو sponsor کیا تھا لیکن اس میں بڑا حصہ British Government کا تھا، ایک German Foundation Friedrich-Ebert-stiftungنے بھی پہلی یوتھ پارلیمنٹ میں کچھ لوگوں کو support کیا تھا۔ چوتھی اور پانچویں یوتھ پارلیمنٹ کو Government of Denmark support کر رہی ہے۔ہم Government of Denmark کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے چوتھی اور پانچویں یوتھ پارلیمنٹ کو support کیا۔

آخر میں صرف آپ کی دلچسپی کے لیے، میرے خیال میں یہ statistic آپ کو circulate بھی ہو جائیں گے کہ اس یوتھ پارلیمنٹ میں اکسٹھ ممبران ہیں، جن میں سے 44 male and 17 female members ہیں۔ اس batch کیaverage age 23 years ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ age group اٹھارہ سال اور زیادہ سے زیادہ انتیس سال ہے لیکن ہر group کی average ایک دو سال کسی کی کم ہوتی ہے اور کسی کی زیادہ ہوتی ہے لیکن اس مرتبہ آپ اکسٹھ ممبران کی average age 23 years. اس مرتبہ بھی Blue Party نے majority حاصل کی ہے اور 75% ممبران نے اس کی membership opt کی ہے اور 25% ممبران نے Green Party کی membership opt کی ہے۔ اس میں 31 members from Punjab, 13 members from Sindh, 7 Khyber Pakhtunkhawa, 5 from Balochistan, 2 from Islamabad Capital Territory, 01 from FATA, 01 from Azad Kashmir and 01 form Gilgit Baltistan سے ہے۔ یہ roughly آبادی کی بنیاد پر کیونکہ قومی اسمبلی میں ممبران آبادی کے تناسب سے آتے ہیں لیکن کچھ cases میں ہم نے آبادی کے تناسب کو تھوڑا سا play کیا ہے یعنی پنجاب کو تھوڑا سا کم، بلوچستان کو تھوڑا سا زیادہ اور چونکہ ایک سے کم ممبر تو ہو نہیں سکتا لہٰذا اگر کہیں ایک سے بھی کم ممبر ہوا ہے تو اس علاقے کو ہم نے ایک membership دی ہے۔ آزادکشمیر اور گلگت بلتستان کی نمائندگی ہماری قومی اسمبلی میں نہیں ہے لیکن ہم نے rules میں تھوڑی سی distortion کی ہے اوریوتھ پارلیمنٹ میں آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کی بھی نمائندگی ہے اور یہ آبادی کے تناسب سے ہے۔

میں آپ کی توجہ دینے کے لیے، آپ کا وقت دینے کے لیے، آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اگر آپ کے پاس اس بارے میں کوئی سوالات ہوں تو میں جوابات دینے کے لیے موجود ہوں۔ اس کے علاوہ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ میں مشتاق صاحب سے درخواست کروں کہ پہلے وہ اپنیpresentation دے دیں اور پھرآپ بعد میں اکٹھے سوالات کر لیں، جیسے سپیکر صاحب فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی یہ بالکل صحیح ہے۔ مشتاق صاحب سے گزارش ہے کہ سوالات کے جوابات دیں اور بہتر بھی یہی ہو گا کہ آپ مشتاق صاحب سے سوالات کریں اور وہ آپ کو ان کے جوابات دیں۔

جناب احمد بلال محبوب: پہلے ان سے briefing لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے پہلے مشتاق صاحب آپ کوbriefing دے دیتے ہیں، پھر وہ آپ کے سوالات

کے جوابات بھی دیں گے اور اس دوران اگر آپ کو بلال صاحب یا مجھ سے کوئی سوال کرنا ہوتو ہم حاضر ہیں۔

جناب محمد مشتاق (ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی)قومی اسمبلی): اعوذ بااللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جس طرح ہمارے سپیکر صاحب اور احمد بلال محبوب صاحب کی طرف سے حکم آگیا کہ میں کم از کم اپنے rules کے متعلق بتاؤں، زیادہ سے زیادہ آپ کے سوالات ہوں گے۔ اس سے پہلے آپ نے اپنے ذہنوں میں جو سوالات تیار کیے ہیں، وہ یا میری چھوٹی سی briefing سے جو بھی سوالات ہوں آپ کھل کر سوالات کریں۔ سب سے پہلے آپ کو اس پارلیمنٹ کا ممبر بننے پر میری طرف سے بھی اور قومی اسمبلی Secretariat کی طرف سے بھی آپ کو مبارکباد ہو، خاص کر ہمارے ڈپٹی سپیکر جناب فیصل کریم کنڈی صاحب آپ کے لیے ایک ambitious حد تک دلچسپی رکھتے ہیں، آپ کو چلانے کے لیے جس طرح ہمارے جوگیزئی صاحب بھی ہر وقت آپ اور بلال صاحب کے لیے سوچتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہمیں بھی directions دیتے ہیں کہ ہم یہاں ضرور آئیں جبکہ ہم مصروفیت کی بنا پر کہیں بھی نہیں جاسکتے ہیں۔

سب سے پہلے میں یہ بات کروں گا چونکہ ہم قانون بناتے ہیں، آپ نے بنانے ہیں،ہمارے لیے سب سے اہم ترین چیز آئین ہے۔ آپ سب کو پتا ہے کہ آئین کیوں اہم ہے، اس لیے کہ یہ وہ document ہے جس سے ہر چیز آگے نکلتی ہے۔ اگر اس کے کسی ایک لفظ سے بھی بنایا ہوا کوئی قانون بے شک اسے کسی بھی authority نے بنایا ہو تووہ void ہو جاتا ہے،even اسے ختم کر دیا جاتا ہے۔ اس لیے آئین میں ترمیم 2/3rd majority of the total membership سے ہوتی ہے ، اس کے علاوہ ہم جتنے بھی قوانین بناتے ہیں، اس میں ہم 2/3rd majority نہیں لیتے بلکہ سادہ اکثریت اور سادہ اکثریت بھی وہ جو present and voting سے ہو۔ Present and voting سے مراد ہےکہ let's suppose آپ اکسٹھ ممبران میں سے اس وقت بیس بیٹھے ہوئے ہیں، ان اکیس میں سے آپ صرف دس ممبران ووٹ دیتے ہیں، آپ میں سے دس لوگ abstain کرگئے اور باقی دس میں سے جوچھ ممبران کی بنتی ہے تو ان چھ ممبران کا بنایا ہوا قانون بھی valid ہو گا۔ پاکستان میں قوانین present and voting کی بنیاد پر بنتے ہیں۔ آپ کا کورم 1/4th of total membership پر مشتمل ہوتا ہے، آپ میں سے کوئی بھی ممبر کورم کو point out کر سکتاہے اور اس کے بغیر آپ کی اسمبلی کا اجلاس نہیں ہو سکتا۔ یہ ہماری basic چیزیں ہیں، باقی ہمارے اور آپ کے rules کے تحت بھی ہر کارروائی تلاوتِ قرآن مجید اور اس کے اردو ترجمے سے شروع ہوتی ہے۔ جب تلاوت ہو جاتی تو آپ کی اس دن کی sitting count ہو جاتی ہے۔ جب ہم working daysبناتے ہیں کہ ہم نے ایک سال میں 130 working days کے لیے اجلاس کرنا ہے تو اس میں اگر تلاوت ہو جائے اور آپ میں سے کوئی ممبر اٹھ کر quorum point out کر دیتا ہے لیکن ہماری sitting count ہو جاتی ہے اگرچہ ہم اس وقت تک business نہیں چلاسکتے جب تک ہمارا quorum complete نہیں ہو جاتا۔

اب الیکشن ہونے والے ہیں اور الیکشن کا انعقاد کرانا الیکشن کمیشن کا کام ہے۔ قومی اسمبلی کاElection Commission procedure سے notification ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ہم سب سے پہلے under the Constitution ممبران سے حلف لیتے ہیں وہ اس لیے سب سے پہلے لیتے ہیں کہ کوئی بھی ممبر حلف کے بغیر eligible ہی نہیں ہے کہ وہ چیمبر کے اندر بیٹھ سکے بجائے اس کے کہ وہ proceedings میں حصہ لے، ہم جب

تک اسے oath نہیں دیں گےeven وہ وہاں بیٹھے کا بھی مجاز نہیں ہے۔ وہ oath کے بغیر وہاں کوئی بھی activity نہیں کرسکتے ۔ ہمارا سب سے پہلا کام oath ہوتا ہے، اس کے بعد ہم سپیکر کا انتخاب کراتے ہیں۔ سپیکر کے الیکشن کے لیے بھی آپ کو nominations دینا ہوتی ہیں، دونوں طرف سے nominations آسکتی ہیں، ایک ممبر propose کرتا ہے اور دوسراsecond کرتا ہے۔ اس کے بعد پھر ڈپٹی سپیکر کا الیکشن کرایا جاتا ہے۔ جب یہ مکمل ہو جاتے ہیں تو اس کے بعد وزیراعظم کا الیکشن ہوتا ہے۔ اب وزیراعظم کے انتخاب میں تھوڑی سی change آگئی ہے کہ 1973 کے original Constitution کے تحت اب ہم دوسری مرتبہ الیکشن کریں گے۔ یہ الیکشن 18th Amendment کے بعد ہوا تھا، پہلے ascertainment ہوتی تھی 1985 میں جب جوگیزئی صاحب ہمارےڈپٹی سپیکر ہوتے تھے تو اس وقت صدر کے پاس power ہوتی تھی کہ وہ آپ میں سے کسی ایک آدمی کو اپنیdiscretionary powers سے appoint کردیتے تھے کہ میں فلاں آدمی کو وزیراعظم appoint کرتا ہوں، لہٰذا اب وہ within sixty days vote of confidence لیں گے، وہ الیکشن نہیں تھا۔ اب باقاعدہ الیکشن ہوتا ہے اور ہم شروع میں ہی آپ کی voting کر لیتے ہیں، اس وقت ہم نے voting کے لیے بعد میں sixty days چھوڑ دیے تھے، وزیراعظم کو پہلے appoint کر کے انہیں وقت دے دیا تھا کہ وہ maneuvering کر لیں یا جس طرح بھی ہو کر لیں، اگر آپ کے پاس اکثریت نہیں ہے تو بھی آپ ساٹھ دنوں میں اکثریت لے کر وزیراعظم بن جاتے تھے۔ 1990 کے بعد یہ procedure ختم کر دیا گیا۔ اس وقت ascertainment تھی اور almost وہ بھی الیکشن ہی تھا، ہم اس کی voting کرتے رہے، اب تو ہم نے ascertainment کا لفظ ہی ختم کر کے الیکشن کر دیا ہے۔ جب یہ چیز ہوجاتی ہے تو پھر ہماری normal proceedings شروع ہو جاتی ہے۔اس میں تلاوت کے بعد سب سے پہلےہمارا Question Hour ہوتا ہے۔ اب Questions کے لیے پہلے آپ کو notices دینا پڑتے ہیں، Secretariatانہیں admit کرتا ہے اور ان کی file Speaker تک جاتی ہے۔ اس میں اگر کوئی ایسا معاملہ جو وفاقی حکومت سے related نہ ہو تو اسےdisallow کر دیا جاتا ہے اور جو ہماری وزارتوں سے متعلق ہوتے ہیں، ہم انہیں admit کرتے ہیں اور اس لحاظ سے Secretariat آپ کے سوالات ترتیب وار لیتا رہتا ہے۔ ہمارے پاس چالیس وزارتیں ہیں اور آپ ہر وزارت سے متعلقہ سوالات کر سکتے ہیں، ہر وزارت کا وزیر اس کے لیے جوابدہ ہوتا ہے، وہ آکر آپ کو جواب دے گا۔ سوالات اور ان کے جوابات کو ہم پہلے ہی print کروالیتے ہیں اور وہ آپ کی ٹیبل پر رکھا ہوا ہوتا ہے، آپ ان میں سے ضمنی سوالات بھی کرسکتے ہیں، rules کے مطابق two supplementary questions allow ہیں، اگرChair چاہے تو وہ دو سے زیادہ ضمنی سوالات کی اجازت بھی دے سکتی ہے۔ سوال کے پوچھنے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ suppose کہ سوالات کی فہرست میں لکھا ہوا ہے کہ Question No. 1 تو اس پر Chair member کا نام پکارے گی تو آپ نے اس پر اٹھ کر کہنا ہے کہ Question No. 1, اس کے بعد Chair یہ الفاظ کہے گی کہ ‘answer taken as read’ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا print کیے ہوئے جواب کو وزیر اٹھ کر پورا نہیں پڑھے گا، وہ suppose کر لیا جائے گا کہ وزیر نے اسے پڑھ دیا ہے، آپ نے اس سوال کے جواب کو پڑھ کر اس میں سے supplementary questions نکالنے ہوتے ہیں۔ آپ نے یہ چیز پکڑنی ہوتی ہے کہ وزیر نے کوئی چیز نہیں بتائی اور اسے چھپا دیا ہے، آپ اس سے متعلق ضمنی سوال کر کے مزیدinformation وزیر صاحب سے لیتے ہیں۔ یہ آپ کا Question Hour ہوتا ہے۔

اس کے بعد ہمارا Question of Privilege ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر آپ کے ساتھ کسی نے misbehave کر دیا، proceedings میں کوئی مداخلت ہو گئی یا کسی اور جگہ آپ سے کسی نے misbehave کیا تو آپ question of privilege بھی دے سکتے ہیں۔ اس پر سپیکر کی discretion ہوتی ہے کہ under the rules وہ دیکھتے ہیں کہ privilege motion بنتا ہے یا نہیں بنتا اور جس طرح Sir نے فرمایا کہ ہماری کمیٹیاں ہوتی ہیں تو ہماری ایک کمیٹی جسے Standing Committee on Privileges کہتے ہیں، یہ وہاں چلا جاتا ہے اور وہاں ساری investigation ہوتی ہے، جس کے خلاف شکایت ہوتی ہے، اسے بھی بلایا جاتا ہے اور جس ممبر نے notice دیا ہوتا ہے، وہ بھی آتے ہیں۔ ان دونوں کی hearings کرنے کے بعد committee determine کرتی ہے کہ آیا یہ question of privilege بنا تھا یا نہیں؟ اگربنتا ہے تو پھر یہ کمیٹی اس پر سزا بھی propose کردیتی ہے کہ اس کو یہ سزا دی جائے۔ اس کےبعدAdjournment Motion آتا ہے۔ اس میں آپ کا کوئی بھی urgent issue جو وفاقی حکومت سے related ہو یا اسمبلی کی proceedings میں مداخلت بننے والی چیز ہو تو ہم اسے Adjournment Motion کہیں گے، وہ آتی ہے۔ اس کے بعد ہم Leave Applicationsلیتے ہیں، suppose آپ اجلاس میں نہیں آئے تو آپ اپنی leave کی درخواست دیتے ہیں جو کہ Chair put کرتی ہے اور leave grant ہوتی ہے۔ ہمارے آئین میں ہے کہ اگر ایک ممبر sixty consecutive days without leave absent ہو جاتا ہے تو اس کی membership ختم ہو جاتی ہے۔ اس لیے ہم نے اسے rules میں ڈالا ہوا ہے کہ جیسے ہی وقفہ سوالات ختم ہو تا ہے تو ہم آپ کی جو بھی leave applications آئی ہوتی ہیں، انہیں پڑھوا دیتے ہیں۔ اگر آپ کے کوئی ممبران vigilant رہیں ،کوئی ممبر 40 days absent رہے تو کوئی بھی ممبر اٹھ کر motion move کر کے اس ممبر کو de-seat کرواسکتا ہے، اس لیے ہم آئین کے تحت leave applications لیتے ہیں۔

یہ ہمارے non-legislative businesses ہوتے ہیں۔ ان میں resolutions بھی ہوتی ہیں اور اس میں motions بھی ہوتے ہیں جو کسی بھی current issue کو discuss کرنے کے لیے آپ move کرسکتے ہیں اور اس پر بحث کئی دنوں تک جاسکتی ہے۔ ممبران ان میں حصہ لیتے ہیں اور متعلقہ وزیر اسے windup کرتا ہے۔ اس کے علاوہ resolution ہوتی ہے اور وہ ایک opinionکی shape میں آتی ہے، مثلاً آپ کہتے ہیں 'This House is of the opinion that Government should make arrangement to eradicate corruption in the country.' یہ چھوٹی چھوٹی دو لائنوں کی resolutions ہوتی ہیں اور آپ اس طرح کی resolutions دے سکتے ہیں اور یہ private member day پر آتی ہے۔ ہم ایک دن کا اجلاس private member day کے لیے رکھتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ A member other than minister. جس طرح آپ government side میں بیٹھے ہوئے ہیں، آپ کے Ministers private members نہیں ہیں لیکن other than Ministers وہ private members ہیں۔ اسی طرح اپوزیشن کے اراکین بھی private members ہیں۔ یہاں private سے یہ مراد نہیں ہے کہ صرف اپوزیشن ہی private members ہیں بلکہ جو بھی ممبر وزیر نہیں ہے، وہ private member ہے۔ اس لیے آپ اس میں سارا business دے سکتے ہیں، باقی سوالات وغیرہ وزیر نہیں پوچھ سکتے۔ وہ یہاں سوالات کیوں نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ وہ وزیر ہیں اور اگر انہیں کوئی complaintوغیرہ ہوتی ہے تو وہ کابینہ کا حصہ ہوتے ہیں اس لیے وہ اپنی complaint وہاں raiseکر سکتے ہیں، وہ ایوان کا وقت ضائع نہ کریں بلکہ وہ کابینہ میں جائیں اور وہیں اپنے

مسئلے کا حل نکالیں۔ اس لیے وزراء adjournment motionوغیرہ raise نہیں کر سکتے۔ جہاں تک سوالات کا تعلق ہے تو اس میں وزیر کے بارے میں تصور ہی نہیں ہے کہ وہ اپنی ہی کابینہ کے بارے میں سوالات کرے۔ ہماری parliamentary practice یہ ہے کہ اگر وزیر نے کوئی سوال کرنا ہے تو وہ پہلے resign کرے گا، پھر ایوان میں سوال کرے گا، otherwise وہ کابینہ میں ہی جائے گا۔

اس کے بعدlegislation آتی ہے۔ ہمارے ہاں دو قسم کی legislation ہوتی ہے، ایک private member Bill and other is government Bill. Private member کے متعلق جیسے میں نے پہلے عرض کی کہ private member mean other than a minister وہ کوئی بھی legislation کرنے کے لیے ایک draft Bill بنا کر National Assembly Secretariat میں جمع کراسکتا ہے۔ اس کو جمع کرانے کے بعد جس دن private member day ہو گا، ہمارے ہاں ہفتے میں ایک دن private member day ہوتا ہے اور وہ Tuesday کا دن ہے، اس دن آپ کے Bills, resolutions, رکھے جاتے ہیں، اسی دن Bills سے متعلقreports lay ہوتی ہیں، انہیں بھی ایجنڈے میں رکھا جاتا ہے اور اسی دن report آنے کے بعد آپ کا Bill pass کرنا ہوتا ہے، وہ بھی رکھا جاتا ہے۔ یہ ہمارے ہاں ایک private member's day ہے، جس میں ہم ساراbusiness private members کا ہی رکھتے ہیں، اس دن حکومت کا کوئی business نہیں رکھا جاتا، اگر کوئی ایک آدھ urgent item ہوتو وہ آخر میں آتا ہے، suppose آپ کے 41 items ہیں تو اس میں آخری item حکومت کا ہو گا، otherwise سارا business آپ کا ہو گا۔ آپ as a private member جتنا بھی business دیں گے، وہ private member day پر آئے گا اور آپ کے سوالات روزانہ آئیں گے، سوائے private member day کے، ہم نے private member day کو questions نہیں رکھے ہوتے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ other than questions آپ پورا دن اسے as a private member day utilize کریں۔ اس لیے private member day کو سوالات نہیں ہوتے ہیں۔

اب legislation کس طرح ہوتی ہے؟ میں آپ کے لیے legislation کو تھوڑا زیادہ اس لیے بیان کروں گا کہ آپ کو legislation process کے متعلق تھوڑی سی معلومات ہونی چاہیے۔ جب بھی کوئی نیا قانون بنانا ہوتا ہے تو جس متعلقہ وزارت کے متعلق قانون بننا ہوتا ہے وہ اپنی وزارت سے ہی اس قانون کی proposal کو start کرواتی ہے، یہ نہیں ہے کہ جیسے فرض کر لیں کہ اگر Ministry of Industries سے متعلق قانون ہے تو Ministry of Production اس پر کام کرے گی، ایسا نہیں ہے۔ صرف وہی Ministry initiate کرتی ہے، ان کے ہاں ایک Legal Cell ہوتا ہے، وہ draft بناتے ہیں اور اس کے بعد Ministry of Law کو بھیجا جاتا ہے جو اس کی vetting کرتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ کیا یہ ہماری پارلیمنٹ اس قانون کو بنانے کے لیے competent بھی کہ نہیں۔ ایسا تو نہیں ہے کہ یہ قانون صوبے سے relate کر رہا ہو اور ہمارے آئین میں ایک list دی گئی ہے، جسے ہم Federal Legislative List کہتے ہیں، اس میں سارےsubjects دے دیے گئے ہیں کہ آپ کی وفاقی حکومت ان سے ہٹ کر کوئی قانون نہیں بنا سکتی، وہ صرف اور صرف صوبوں کے domain میں ہے، اگرچہ صوبوں والی list اس آئین میں نہیں ہے لیکن جو subjects اس list میں نہیں ہیں، وہ سارے کے سارے صوبوں کے پاس ہیں۔ اس لیے ابھی تک وہ قانون premature stage پر ہے اور اس میں ابھی کوئی proposal ہی چل رہی ہے جو ابھی وزارت کی حد تک ہے۔ یہ ساری چھان پھٹک وزارت کے level تک ہی ہو جاتی ہے۔ جب وزارت

قانون اسے vet کرتی ہے تو اسے concerned Ministry کو واپس بھیج دیا جاتا ہے، اس کے بعد وہ متعلقہ وزارت اس قانون کی کابینہ سے باقاعدہ منظوری لیتی ہے کہ ہم یہ نیا قانون بنانا چاہ رہے ہیں، یہ draft ہے اور اس کی draft stage پر ہی کابینہ منظوری دے۔ کابینہ سے مراد یہ ہوتی ہے کہ سب سے پہلے concerned Minister اپنی وزارت سے ساری formalities پوری کرنے کے بعد اس کی summary وزیراعظم کو بھیجتا ہے، وزیراعظم اس issue کی منظوری دیتا ہے کہ یہ معاملہ کابینہ میں جانا ہے۔ کابینہ میں تمام وزراء اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہیں کہ آیااس قانون کو ہمیں بنانا چاہیے یا نہیں اور اس قانون پر اس کے خلاف اور حمایت میں arguments آتے ہیں، اگر آپ کی کوئی proposal آئی ہے تو even اس stage پر بھی کابینہ اس میں ترمیم کر دیتی ہے اور پھر وزارت قانون اسے accordingly redraft کر لیتی ہے۔ جب یہ process ہو جاتا ہے تو پھر یہ متعلقہ وزیر کے پاس چلا جاتا ہے، وہ ایک notice بنا کر قومی اسمبلی کو بھیج دیتے ہیں۔ جب وہ قومی اسمبلی میں آئے گا تو اس کی کاپیاں print کی جائیں گی اور اس کے بعد Orders of the Day میں باقاعدہ اس وزیر کے نام کا motion رکھا جائے گا اور وہ وزیر کھڑا ہو کر باقاعدہ اس Bill کو introduce کرے گا اور وہ کہے گا کہ 'I introduce the Constitution the 24th Amendment Bill, 2013' اس کےعلاوہ وہ کچھ نہیں کہے گا، آپ کو copies provide کر دی جائیں گی، اب آپ کا کام ہے کہ آپ نے اس قانون کو پڑھنا ہے کہ اس قانون میں کیا proposals آئی ہیں؟ جونہی وہ Bill introduce ہوتا ہے تو وہ کمیٹی کو refer کردیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کمیٹی کا کام ہے کہ وہ اس قانون کی ایک ایک clause کو دیکھے اور اسے full powers ہوتی ہیں کہ وہ اس قانون میں ترامیم propose کرسکے یا کمیٹی اس پورے قانون کو ہی reject کر دے۔

جب وہ کمیٹی اپنی report بنا لیتی ہے تو اسے ایوان میں پیش کیا جاتا ہے، ہمارے rules میں ہے کہ within 30 days Committee report back کرے گی اور جس طرح احمد بلال صاحب نے فرمایا کہ آپ سے priority لی جائے گی کہ آپ کس کمیٹی کا ممبر بننا چاہتے ہیں؟ ہمارے ہاں چالیس وزارتیں ہیں اور آپ کا کس کمیٹی میں زیادہ interest ہے؟ اس کے تحت ہم نے ان کمیٹیوں میں expert لوگ بٹھائے ہوتے ہیں اور وہ لوگ اپنی اپنی fields میں experts ہوتے ہیں، مثلاً صحت سے متعلق کمیٹی میں جو ممبران ڈاکٹر ہوتے ہیں، انہیں اس کا ممبر بناتے ہیں اور صحت سے متعلق جو بھی قانون اس کمیٹی میں جائے گا تو وہ ممبران اسے اچھی طرح سمجھتے ہوں گے۔ اسی طرح engineeringمعاملات سے متعلق کمیٹی میں ہم نے engineers ممبران کو شامل کیا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہماری law سےrelated جو کمیٹی ہوتی ہے، ہم اس کمیٹی میں maximum try کرتے ہیں کہ ہمارے جتنے بھی وکلاء ممبران ہیں، انہیں اس کمیٹی کا ممبر بنائیں۔ وہ ممبران کمیٹی stage پر ہی اس قانون کی dissection کر کے report back کرتے ہیں۔ جب آپ کی کمیٹی report back کرتی ہے اورsuppose انہوں نے amendment propose کر دی تو ضروری نہیں ہے کہ ایوان اس کمیٹی کی amendment سے agree کرے چونکہ ہم نے جو Bills لگانے ہوتے ہیں ان میں ہمارااایک Bill ہوتا ہے کہ 'as introduced' وہ ساتھ لگا ہوا ہے اور دوسرا لکھا ہوتا ہے کہ 'as reported by the Standing Committee'. اب ایوان کی اپنی مرضی ہے کہ ممبران چاہیں تو اس قانون میں ایوان کے اندر بھی amendments پیش کر سکتے ہیں۔ جب amendments آتی ہیں تو اس کا طریقہ بھی یہی ہے کہ ہم اس کی admissibility دیکھتے ہیں، اگر وہ admissible

ہو تو ہم اس کی ایک list نکال دیتے ہیں اور وہ تمام ممبران کو circulate کر دی جاتی ہے اور اس وزیر کو بھی دے دیتے ہیں کہ فلاں فلاں amendmentآگئی، آپ اسے دیکھیں اور وہ وزیر اسے دیکھتا ہے، اگر وہ قابلِ قبول ہوتو وہ اسے کر دیتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہماری سابق اسمبلی میں ہمارے زیادہ تر Bills consensus سے passہوئے ہیں، اپوزیشن کی طرف سے amendments آجاتی تھیں اور حکومت ان کو دیکھتی تھی کہ اگر یہ قابل قبول ہیں تو وہ مان جاتی تھی، سوائے دو چار قوانین کے ہمارے laws اس طرح بنے ہیں۔

آپ کو اختیار ہو گا کہ آپ اس Bill میں amendments دیں، آپ چاہیں تو اس کے خلاف تقریریں کریں۔ جس دن وہ قانون report back ہونے کے بعدOrders of the Day پر آتا ہے اور لکھا ہوتا ہے کہ 'that the Bill as reported by the Standing Committee be taken into consideration' پھر آپ نے اس Bill کو پڑھنا ہے، آپ نے اسے اس لیے پڑھنا ہے کیونکہ آپ نے اس کی حمایت یا مخالفت میں تقریریں کرنی ہیں۔ اگر آپ نے Bill ہی نہیں پڑھا ہو گا تو پھر آپ اس پر کیا تقریر کریں گے یا کیا proposals دے سکیں گے، suppose آپ کے پاس science and technology کا Bill آیا ہوا ہے اور آپ آئینی ترمیم پر بولنا شروع کر دیں۔ اس طرح آپ اس سے irrelevant ہو جائیں گے اور Chair بھی آپ کو فوراً بٹھا دے گی چونکہ آپ اس معاملے میں irrelevant ہیں ، اس لیے ہم آپ کو اجازت نہیں دے سکتے۔ لہٰذا ان Bills کو پڑھنا آپ پر لازم ہے، آپ نے اسے پڑھنا ہے، اس کی proposals دیکھنی ہیں۔

نمبر 2۔ مثال کے طور پر اگر آپ نے Bill نہیں پڑھا لیکن آپ کو پتا چل جائے گا کہ آپ میں سے کون زیادہ کتابی بچہ ہے، کون ممبر زیادہ محنت کر کے آتا ہے، آپ نے اس کی cheating کرنی ہے۔ اس نے اپنی تقریر میں جتنے points دینے ہیں، آپ نے ان میں سےکچھ points پکڑ لینے ہیں، اگر اس نے دس points دیے ہیں تو اگر آپ نے دو points پکڑ لیے ہیں اور آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میں اس پر بول سکتا ہوں تو آپ انہی points پر بات کر لیں، یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر آپ نے Bill کو نہیں پڑھا تو آپ ایک طرف ہو کر بیٹھ جائیں، نہیں ایسی بات نہیں ہے، آپ دوسروں کے points کو پکڑیں۔ آپ کو اس بارے میں زیادہ سے زیادہ دو چار اجلاسوں میں پتا چل جائے گا کہ آپ میں سے کون filibustering کر رہا ہے یا ایسے انٹ شنٹ مار رہا ہے اور کون to the point بولا تھا؟ آپ نے دیکھنا ہے کہ جو آدمی to the point بولےگا، آپ نے اس کے points چوری کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑنی۔ اس طرح آپ ایک اچھے پارلیمنٹیرین بن جائیں گے۔ سپیکر کی بھی کوشش ہوتی ہے کہ جو سب سے اچھا بولنے والا ہوتا ہے اسے پہلے وقت دیا جائے تاکہ ایوان کو پتا چل جائے کہ یہ Bill ہے کیا۔ جب تک آپ کو اس Bill کے بارے میں پتا نہیں چلے تو اس وقت تک آپ کس طرح discussion میں حصہ لے سکیں گے۔ یہی وجہ ہوتی ہے کہ ہمارے ہاں وہ ممبران جو اپوزیشن میں بیٹھے ہوتے اور وہ قانون نہیں پڑھتے، وہ چاہے پچاس سے اوپر اس وقت ایوان میں موجود ہوں، ان میں سے کوئی ایک بھی اسےoppose نہیں کرتا کیونکہ اس نے اس قانون کو پڑھا ہی نہیں ہوتا اور وہ اسے oppose کر کے اس پر کیا کہے گا اور اس طرح ہمارے قوانین منظور ہو جاتے ہیں۔ جو ممبران experts ہوتے ہیں اور انہوں نے اسے پڑھا ہوتا ہے، اس میںamendments دینی ہوتی ہیں، وہ آکر اسے پکڑ لیتے ہیں اور ہمیں آگے چلنے ہی نہیں دیتے۔ صرف ایک ممبر اس کے خلاف بول پڑے تو اس کے پیچھے دس ممبران بولنے کے لیےکھڑے ہوجاتے

ہیں، اس لیے آپ لوگوں کے لیے اسے پڑھنا بہت ضروری ہے۔

یہ وہ تمام چیزیں ہیں، میں ان میں زیادہ تفصیل کے ساتھ نہیں جاسکتا کیونکہ اگر ہم ایک چیز لے کر بیٹھ جائیں گے تو سچی بات ہے کہ میں بہت آگے نکل جاؤں گا اور آپ کا interest lose ہو جائے گا۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ میں نے جتنی بات عرض کر دی ہے، آپ اسے سمجھ لیں۔ جناب احمد بلال صاحب نے Business Advisory Committee کی بات کی تو وہ ہماری ایک بہت اہم کمیٹی ہوتی ہے۔ اس کمیٹی کو Chair Speaker کرتے ہیں، کسی اور کمیٹی کو Speaker Chair نہیں کرتے کیونکہ جو کمیٹیاں ہوتی ہیں، وہ ایوان کی babies ہوتی ہیں۔ اس لیے سپیکر کسی کمیٹی کو preside نہیں کرتے ۔ ایک اور آئینی کمیٹی ہوتی ہے، اسے National Assembly Finance Committee کہتے ہیں، جو قومی اسمبلی کے تمام اخراجات چاہے کروڑوں میں ہوں یا اربوں روپے میں ہوں، وہ کمیٹی ان اخراجات کی منظوری دیتی ہے، وہ کمیٹی خود Speaker کے administrative معاملات لے کر آنے ہوتے ہیں، اسے بھی سپیکر خود preside کرتے ہیں، اس کے علاوہ وہ کسی کمیٹی کو preside نہیں کرتے چونکہ اس کی authority ان تمام چیزوں سے above ہوتی ہے اور ہم نے جتنا business اس اجلاس میں take upکرنا ہوتا ہے، انہوں نے بڑے اچھے انداز میں بتایا کہ وہاں چونکہ تمام پارٹیوں کے نمائندے بیٹھے ہوتے ہیں، اپوزیشن کے لوگ ہوتے ہیں، حکومت اور اس کے تمام اتحادی لوگ ہوتے ہیں، وہاں بیٹھ کر وہ یہ determine کرتے ہیں کہ ہم نے اس پورے اجلاس میں timings کیا رکھنی ہے؟ Suppose صبح گیارہ سے دن دو بجے تک رکھنی ہے، اس کے علاوہ اگر ہم نے شام کا اجلاس بلانا ہے تو کس دن اجلاس بلانا ہے؟ اس کے علاوہ ہم نے اس اجلاس کے دوران کتنے قوانین منظور کرنے ہیں؟ یہ سارے معاملات وہاں determine ہو جاتے ہیں چونکہ Secretariat نے Bills کو ready رکھنا ہوتا ہے جو کہ کبھی دس، کبھی پندرہ،کبھی بیس اور کبھی تیس بھی ہوجاتے ہیں، کبھی دو بھی ہو جاتے ہیں اور انہیں ہم پہلے ہی circulate کر دیتے ہیں۔اب کون سے Bills ready for passage ہوتے ہیں؟ وہ Bills ہوتے ہیں جو introduction کے بعد کمیٹی میں چلے جاتے ہیں اور کمیٹی اپنیreport back کردیتی ہے۔ جب کمیٹی کی reportپیش ہوجاتی ہے تو ہم اس میں دو دن کا وقفہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ اُس کمیٹی کی رپورٹ کو پڑھ سکیں اور جب وہ وقت پورا ہوجاتا ہے تووہ Bill ready for passage ہوتا ہے۔ اس سےپہلےintroduction والے Bills ready for passage نہیں ہوتے ہیں۔ ہم ان تمام کی list آپ کو دے دیتے ہیں اور اس کے بعد وزیر قانون جو اس کمیٹی کا ممبر ہوتا ہے، وہ باقاعدہ بتاتا ہے کہ ان دس میں سے ہم دو Bills pass کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ ان پر کوئی amendments دینا چاہتے ہیں تو فوراً دے دیں، otherwise جو amendments Committee stage کے بعد دی جاتی ہیں، جس دن رپورٹ پیش ہوجاتی ہے تو اس دن ممبران eligible ہو جاتے ہیں، اس as reported by Standing Committee پر آپ جتنی چاہیں amendments دے سکتے ہیں، مثال کے طور پر اگر اس میں ہم نے دس sections amending Bill میں شامل کیے ہیں تو آپ دس کے دس پر amendments propose کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی مزید amendment دینی ہو suppose اگر ہم نے four sections touch کیے ہیں اور آپ چاہتے ہیں کہ میں original Act کا پانچواں بھی touch کرلوں تو ویسے ہم اسے out of the scope کر کےdisallow کر دیتے ہیں لیکن کبھی کبھی آپ کے سپیکر leniency بھی لے لیتے ہیں اور وہ allow بھی کر دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم اسے بھول

گئے تھے، یہ اس سے related تھی اور دوسری طرف جا رہی تھی لہٰذا اس کی بھی amendment منگوا لیتے ہیں۔

آپ کا right of legislation بہت زیادہ وسیع ہے۔ آپ اس میں جتنی دلچسپی لیتے جائیں گے، اتنا اس میں سیکھتے جائیں گے اور جس طرح بلال صاحب نے فرمایا کہ یہ نہیں ہے کہ آپ نے صرف یہاں بیٹھ کر legislation کرنی ہے، مقصد یہ ہے کہ آپ نے دیکھنا ہے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے؟ آپ نے public میں جا کر کس طرح ان کی mobilization کرنی ہے؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ آج آپ کا پہلا دن ہے اور آپ بڑے بھولے بھولے نظر آرہے ہیں، جوں جوں آپ کے اندر ممبروں والی باتیں آئیں گی، یہاں میرے معزز ڈپٹی سپیکر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو پہلے دن ہر آدمی بھولا نظر آتا ہے آہستہ آہستہ وہ over confident ہوتا چلا جاتا ہے۔ آپ نے اس چیز کا خیال رکھنا ہے کہ آپ learning process میں جائیں چونکہ آپ کو زندگی میں ایسا موقع باربار نہیں ملنا ہے۔ آپ authoritative ہو جائیں کہ ایک طرح سے آپ پارلیمنٹ کا حصہ ہیں اور آپ نے جو چیز خود سیکھنی ہے وہ آپ نے اس پارلیمنٹ کو نظر میں رکھنا ہے کہ میں نے اپنے ممبر کو کیسے cash کرنا ہے اور پھر public کے ذریعے کیسے cashکروانا ہے؟ آپ نے press سے interact کرنا ہے، آپ press کے ذریعے اپنا point of view دیں، آپ نے لوگوں کو کس طرح بتانا ہے، اپنے ممبران کو کیسے پکڑنا ہے۔ بجائے اس کے کہ آپ اپنے ممبران سے irrelevant questions کرتے رہیں، آپto the point جائیں، آپ اسےpoliticize مت کریں بلکہ procedurally اسے پکڑیں۔ آپ کو ان devices کا پتا ہو گا تو تبھی آپ پکڑیں گے، اس لیے آپ اس میں دلچسپی ضرور لیتے رہیے گا۔ ماشاءاللہ بلال صاحب یہاں آپ کے پاس بڑے اچھے اچھے speakers لائیں گے، بظاہر آپ بڑے relax ہوں گے اور ایک دو speakers کو بڑا سمجھیں گے لیکن تیسرے بڑے آدمی کو آپ نے بڑا سمجھنا ہی نہیں ہے، یہ سچ ہے اور میں آپ کو experience کی بات بتا رہا ہوں کہ شروع شروع میں جہاں بھی آدمی جاتا ہے، وہاں زیادہ دلچسپی لیتا ہے اور آج آپ toes پر ہیں تو کل آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوں گے۔ بلال صاحب نے کہا ہے کہ ہماری کوشش ہو گی کہ آپ لوگ آخر تک toes پر ہی رہیں۔ جو آدمی یہاں speaker کے طور پر آئے گا، اگر اس کی بات لمبی ہو جاتی ہے تو اسے light نہ لیجیے گا چونکہ اس آدمی کے پیچھے بہت زیادہ تجربہ ہو گا اور اس نے زندگی میں ایک ایک لفظ پتا نہیں کس طرح سیکھا ہوگا اور وہ آپ کو آ کر بیان کر کے چلا جائے گا۔ اگر آپ attentive نہیں ہوں گے تو آپ lose کرتے چلے جائیں گے۔

میری یہ domain نہیں ہے کہ میں اس پر اتنی زیادہ بات کروں۔ آپ دیکھیں کہ آپ کو کتنا honour مل رہ ہے، ہم یہاں اسلام آباد میں رہتے ہیں اور یہاں ایک کپ چائے کا پینےکے لیے بھی نہیں آتے ، حالات مشکل ہیں۔ اس لیے آپ لوگوں کو privilege مل رہا ہے، آپ نے ان تمام چیزوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے ہر سیکنڈ کو utilize کریں اور آپ کو اپنے بڑھاپے تک اس کا output دینا ہے۔ جہاں بھی آپ بیٹھیں تو prominent ہو کر بیٹھیں اور آپ میں اتنی authority ہو کہ آج آپ سیکھ لیں کل آپ نے وزیر اور ایم این اے کو پکڑنا ہے کہ بھئ آپ یہ کام غلط کر رہے ہیں، یہ اس وقت ہو گا جب آج آپ کچھ سیکھ لیں گے۔ یہ آئین ہے، اگر اس دوران اس کو آپ پڑھ لیں تو انشاءاللہ آپ بہت اچھے انسان بن جائیں گے چونکہ یہ وہ بدبخت document ہے جسے پاکستان میں کوئی نہیں پڑھتا۔ اس لیے اگر آپ صرف اس آئین کو پڑھ لیں اور صرصری طور پر ایک

مرتبہ ہی پڑھ لیں تویہ آپ کے لیے زندگی میں بہت کام آئے گا، یہ آئین ہر جگہ آپ کے کام آئے گا، آپ کے پاس عدالت میں بے شک وکیل نہ ہو، آپ اخبارات پڑھ کر اس کی غلطیاں نکالنے کے قابل ہو جائیں گے۔ آپ دیکھیں گے کہ ہمارے reporters کس طرح غلط reporting کرتے ہیں۔ آپ جب تک پڑھیں گے نہیں تو اس وقت تک آپ غلط چیز کو بھی صحیح سمجھتے رہنا ہے چونکہ ہم تو یہاں دیکھ رہے ہیں، ہمیں اب تیس سال ہو گئے ہیں اس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہو گئے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے اداریے 100% غلط لکھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن ہم وہاں نہیں بول سکتے، بلال صاحب ایسے بہت سے لوگوں کو پکڑتے ہیں اور انہیں سمجھاتے بھی ہیں لیکن کون سمجھے۔

آپ کے پاس جو یہ opportunity ہے، آپ یہ نہ سمجھتے رہیے گا کہ آپ نے قابلیت کی بنا پر اسے حاصل کیا ہے تو شاید آپ قابل ہوں اور اپنے آپ کو اندھوں میں کانا راجا سمجھ کر بیٹھ جائیں، ایسے نہیں ہونا چاہیے بلکہ آپ یہاں سے سیکھیں۔ اگر بلال صاحب نے اس ملک میں ایسی اچھیopportunity مہیا کی ہے تو خدا کے لیے سیکھ لیں، میرے پاس بہت سے ایسے الفاظ ہیں، میں regard کر رہا ہوں اور بات نہیں کرسکتا۔ ہمیں بھی افسوس ہوتا ہے اتنا زیادہ خرچ، اتنی بڑی پارلیمنٹ اور وہاں پر کوئی آدمی interest لینے والا نہ ہو، کسی کو پتا نہ ہو۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں اور بلال صاحب کے لیے بھی یہ بڑی interesting بات ہو گی، ہمارا Article 91 ہے اور اس میں لکھا ہوا ہے کہ

> Article 91
>
> ‘Minister who for any period of six consecutive months is not a member of the National Assembly shall at the expiration of that period cease to be a Minister.’

یہاں یہ clause کہہ رہی ہے کہ اگر وزیر ممبر قومی اسمبلی اور سینیٹر نہیں ہے تو وہ بھی چھ مہینوں کے لیے وزیر بن سکتا ہے۔ اگلا Article 92 ہے جس میں ہے کہ

> Article 92
>
> ‘Subject to Clause 9 and 10 of Article 91 the President shall appoint Federal Ministers and Ministers of State from amongst the members of the Majlis-e-Shura (Parliament) on the advice of the Prime Minister’.

مطلب یہ کہ جو لوگ وزیر بنتے ہیں انہیں صدر وزیراعظم کی advice پر وزیر بناتے ہیں۔ اب میں آئین کی ایک scheme بتا دوں کہ آپ کی جو Presidency ہے، اس وقت اس کی کوئی حیثیت نہیں رہ گئی ہے، آئین کے تحت اب President just ایک مہرے کے طور پر بیٹھے ہیں، آئین کے اندر اب ان کے پاس کسی قسم کی کوئی powers نہیں رہی ہیں۔ جناب زرداری صاحب ایک صدر کی حیثیت سے act نہیں کر رہے ہیں، آپ ذہن میں رکھیے گا کہ آج وہ جو کچھ کام کر رہے ہیں، وہ پارٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، otherwise کل یہاں کوئی بھی صدر آکر بیٹھے گا، اس کی آئینی کوئی حیثیت نہیں ہو گی۔ آئین میں ایک Article ہے کہ President is bound to act on the advice of the Prime Minister. آپ جتنا بھی دیکھتے ہیں، مثال کے طور پر آتا ہے کہ صدر پاکستان نے قومی اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا۔ اس اجلاس کے بلانے میں صدر پاکستان کا رائی برابر کردار نہیں ہے بلکہ اس اجلاس کو بلانے کے لیے summary وزیراعظم نیچے سے

بھجواتا ہے اور جب وہ صدر پاکستان کو بھیجی جاتی ہے تو صدر bound ہے کہ وہ اس پر دستخط کرے، اس کو روکنے کا اس کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے، اس کا just نام استعمال ہوتا ہے۔

ہم نے 18th Amendment کے ذریعے صدر پاکستان کی تمام کی تمام discretions کو ختم کر دیا ہے۔ اب آپ جہاں بھی کوئی فیصلے سنتے ہیں، under the Constitution وہ سارے کے سارے وزیراعظم اور کابینہ کے ہوتے ہیں۔ میں جو بات کہہ رہا تھا کہ اس clause کے ذریعے اب وزیراعظم کے پاس اختیار ہے کہ وہ جتنے چاہے non members of Parliament Ministers appoint کر سکتا ہے، اگرچہ وہ ایسا نہیں کرتے لیکن آئین انہیں اجازت دیتا ہے کہ انہوں نے دس ممبران کو کابینہ میں شامل کردیا، چھ مہینوں کے بعد ان کی جگہ نئے آدمی رکھ سکتے ہیں، جبکہ وزیراعظم پانچ سے زیادہAdvisors نہیں رکھ سکتے، وہاں قدغن ہے لیکن وزراء میں کوئی قدغن نہیں ہے، وہاں وہ جتنے چاہیں وزیر مقرر کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے صرف یہ condition ہے کہ اگر وہ اسمبلی یا سینیٹ کا ممبر نہیں ہے تو پھر چھ مہینے بعد وزیر نہیں رہے گا لیکن آگے جا کر لکھا گیا ہے کہ 'subject to Clause 9 and 10' اب جب ہم subject to کا لفظ پڑھتے ہیں تو صرف ترجمہ کرتے ہیں، اس کی گہرائی میں نہیں جاتے جبکہ یہ سارے کا سارا اس کی نفی کر رہا ہوتا ہے، subject to Clause 9 mean کہ جو Clause 9 کے اندر لکھا گیا ہے، وہ prevail کرے گا، اس کے بعد وہ باقی powers use کر سکتا ہے۔ اس لیے قوانین کو پڑھنا بھی سیکھیں ، as a member of Parliament جب تک آپ قوانین کو پڑھنا نہیں سیکھیں گے، آپ کسی بھی طرح authoritative نہیں ہوسکتے اور جب بھی آپ نے قانون کو پڑھنا ہے، اسے رک رک کر پڑھنا ہے، آپ کو چونکہ انگریزی پر عبور حاصل ہوتا ہے اس لیے آپ اسے تیزی سے پڑھ جاتے ہیں اور آپ نے اپنے ذہن میں اس کی جو translation کرنی ہے، وہ اس کا مطلب نہیں ہوتا ہے بلکہ laws میں اس کا مطلب اور ہوتا ہے، یہ آپ نے ضرور خیال رکھنا ہے کہ آپ نے انگریزی کے زور پر اسے پڑھا اور اس کا ترجمہ کر کےاس کی interpretation کر لینی ہے، نہیں، کبھی ایسا نہ کرنا اور ہمیشہ بڑوں کو سنتے رہنا۔ آپ نے اپنے ذہنوں میں جو چیز پہلے سے interpret کی ہوتی ہے، اس پر آپ نے ڈٹ نہیں جانا بلکہ اچھے طریقے سے سوالات کرنے ہیں، اگلے آدمی کو under estimate کر کے سوالات نہیں کرنے ہیں۔ جب بھی آپ نے یہاں بیٹھے ہوئے لوگوں سے سوالات کرنے ہیں تو ان کی عزت کا خاص خیال رکھتے ہوئے کبھی بھی انہیں under estimate نہیں کرنا۔ میں آپ کو ایک بات بتا دوں کہ یہاں بلال صاحب جس آدمی کو بھی بلائیں گے، وہ بہت authority والا ہو گا، عام آدمی یہاں آہی نہیں سکتا، یہ ذہن میں رکھتے ہوئےآپ نے ان کی باتیں بھی سننی ہیں۔ بلال صاحب کی محبت ہے کہ انہوں نے ہمیں بلا لیا، otherwise آپ دیکھیں گے کہ آپ کو یہ انشاءاللہ بہت اوپر لے کر جائیں گے۔ وہ ذہن اور level لے کر چلتے رہیے گا، انشاءاللہ آپ بہت کچھ سیکھیں گے۔ اب میرے خیال میں اتنا کافی ہے، اگر آپ کوئی سوال کرنا چاہیں تو میں حاضر ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، مشتا ق صاحب اور احمد بلال محبوب صاحب۔ معزز ممبران اب آپ سوالات کر سکتے ہیں۔

جناب حضرت ولی کاکڑ: میرا تعلق بلوچستان سے ہے۔ میرا سوال احمد بلال محبوب سے یہ ہے کہ انہوں نے شروع میں کہا تھا کہ ہم نے seats allocation population کی بنیا پر کی تھی لیکن میں نے ایک

population کیا تھا کہ FATA میں جو seven agencies ہیں ان کے لیے ایک ہی seat ہے۔ کیا ان کی point note اسلام آباد سے زیادہ نہیں ہے؟ اسلام آباد کی 02 seats ہیں لیکن FATA کی ایک seat ہے۔ گو کہ میرا تعلق FATA سے نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے غلط note کیا۔ آپ procedure کی بات کریں، seat allocation کی بات نہ کریں۔ انہوں نے جو آپ سے گفتگو کی ہے اس کی روشنی میں بات کریں۔ آپ FATA کی نمائندگی نہ کریں۔ یہ آپ کا کام نہیں ہے۔ جی محترمہ۔

Miss Anam Asif: I am from Lahore and I am representing Punjab. I have a question to Mr. Mushtaq.

ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ our Assembly's constituency is based on the population and we are running the democratic system. یعنی یہ کہ آپ کو اگر کوئی بھی law pass کرنا ہو تو you need a majority. It means if the community which is already in minority there, then how can you pass a law which is in favour of it because of this majority? Sir, Amendments میں amendment کیوں نہیں ہوتی ہے۔ Why this two third majority? Why this present and voting type of criterion ہوتا ہے، جب آپ کو پتا ہے کہ وہاں پر ان کی majority ہے۔ اگر ہم بلوچستان کی بات کرتے ہیں تو وہ population کے حساب سے پنجاب کی majority ہے۔ I mean there is a clash between them. آپ نے اسمبلی میں لوگ رکھے ہیں population basis پر اور آپ کہتے ہیں کہ law pass ہوگا majority basis پر۔ جو community وہاں پر minority میں ہے وہ اپنا law کیسے pass کروا سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی مشتاق صاحب۔

جناب محمد مشتاق: دیکھیں جب آپ allocation of seats پر جاتے ہیں تو یہ criterion آج کا نہیں ہے۔ یہ criterion ہمارے بڑوں کا بنایا ہوا ہے۔ 1973 میں یہی آئین آیا تھا جس میں پچھلے procedure کو ہی follow کیا گیا۔ آپ جہاں بھی جاتے ہیں، یا آپ کسی بھی صوبے میں جاتے ہیں تو آپ نے کوئی نہ کوئی criterion determine کرنا ہوتا ہے۔ Suppose کہ میرا area ہے جس میں cultivated زمین دو مربع ہے جب کہ اس میں بنجر علاقہ 10 مربع ہے۔ جو بنجر علاقہ 10 مربع کا ہے، اس کی تو کوئی وقعت نہیں ہے کیونکہ آپ کو production تو صرف دو بربعوں سے مل رہی ہے۔ آپ نے تو production-wise ہی چلنا ہے۔ اسی طرح بلوچستان میں ہے، وہاں پر ہمارے بڑوں نے population کو اس لیے base بنایا ہوگا اور ہم اس کے defence میں یا اس کے against میں اس لیے نہیں جا سکتے کیونکہ انہوں نے کوئی نہ کوئی criterion تو determine کرنا تھا تاکہ ہر صوبے سے نمائندگی ہو اور کس criterion کے تحت ہو۔ اب اگر suppose land کو ہی لیتے ہیں، وہاں پر ایک لاکھ کی population ہوتی اور یہاں پنجاب میں دو کروڑ لوگ ہوتے، اگر آپ دونوں کو برابر کی نمائندگی دے دیتے تو آپ انسانیت کے فلسفے کے خلاف چلے جاتے۔ اس لیے بڑوں کے کیے ہوئے کاموں میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے۔ یہ کوئی political question نہیں ہے اور ان کے کیے ہوئے سوال کو ہمارے بلوچستان کے بھائیوں نے من ان قبول کیا ہے۔ آج وہ اس پر زیادہ protest نہیں کرتے ہیں کہ ان کی نمائندگی کم ہے کیونکہ ان کی یہ محرومی اگر وہ اس کو محرومی سمجھتے ہیں تو یہ کمی ہم نے سینیٹ میں

پوری کر دی ہے۔ سینیٹ میں ہر صوبے کوequal representation دی ہے۔ اگر سینیٹ میں کل تعداد 104 ہے تو تمام صوبوں سے irrespective of population یا ان کے علاقے کے ہم نے تمام صوبوں سے 14, 14 سینیٹر لے لیے ہیں۔ اس کے بعد خواتین کی seats ہیں، وہ بھی almost same criterion کے تحت دی گئی ہیں۔ علماء اور technocrats کے لیے seats reserve ہیں وہ بھی برابر دی گئی ہیں۔

دیکھیں آج جو سوالات آپ کے ذہن میں ہیں، 1973 میں بھی ان کے ذہنوں میں یہی سوالات تھے اس لیے انہوں نے یہ کمی سینیٹ میں پوری کردی تاکہ کل کو جو وہاں کے لوگوں میں محرومی پیدا ہوگی یا ہماری آنے والی نسل بھی جب یہ محسوس کرے گی تو ہم کوئی نہ کوئی تو argument دے جائیں تاکہ ہم کل اپنے آپ کو defend کر سکیں۔

رہی بات population کی تو آج اگر کسی کے پاس seats زیادہ ہیں تو اس کو پھر باتیں بھی زیادہ سننی پڑتی ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ پنجاب کو اسی وجہ سے آج زیادہ باتیں سننی پڑ رہی ہیں۔ اگر کوئی غلطی ہو گئی ہے یا کوئی پالیسی ناکام ہو گئی ہے تو اس میں پنجاب کا زیادہ حصہ ہے۔ مارشل لاء لگتا ہے تو ہر بندہ پنجاب کو اس لیے گالی دیتا ہے کیونکہ آرمی میں پنجاب کے لوگ زیادہ ہیں۔ اسی وجہ سے لوگوں نے نفرت کی ہوگی۔ یہاں پر آرمی سے مراد پنجاب ہی لے لیتے ہیں اور ایسا کیوں کرتے ہیں کیونکہ آرمی میں زیادہ نمائندگی پنجاب کی ہے۔ اس لیے پنجاب کو بھی کھلے دل کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ہمیشہ بڑے لوگوں پر ہی باتیں ہوتی ہیں اور چھوٹے لوگوں سے تو زیادہ سوالات ہی نہیں کیے جاتے۔

جناب سپیکر: جمہوریت کا حسن plurality میں یہی ہے کہ .majority is authority یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ majority population basis پر ہو، وہ political party کے تناسب سے بھی ہوتی۔ اب پیپلز پارٹی پورے ملک میں ہے۔ مسلم لیگ پورے ملک میں ہے۔ جہاں political parties کا کمال ہے کہ وہ ملک کے کونے کونے میں جا کر اپنا پرچار کیسے کرتی ہے اور وہاں سے اپنے members کیسے لاتی ہے۔ آپ جیسے آگے بڑھتے جائیں گے انشاء اللہ آپ کو اس بات کی سمجھ آ جائے گی کہ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ آپ کا بہت اچھا سوال ہے اور یہ basic question ہے کہ ایسا کیوں ہے۔ جمہوریت کا حسن یہی ہے کہ majority is authority اور minority کو اور opposition کو ایک مثبت پہلو سے یا انداز میں اس کی opposition کرنی چاہیے اور خواہ مخواہ اس کی شکل کو اور below the belt باندھنا یا اس پر خواہ مخواہ کی criticism کرنا مناسب نہیں ہوتا بلکہ اس کی quality and intent پر یا اس کے کارنامے پر یا اس کے programme میں نقص نکالنا آپ کا حق ہے لیکن جمہوریت کا حسن یہی ہے اور اس میں کام political parties کا ہے۔ ہر political party اپنے ہاتھ میں کتنے رنگ اور کتنے خوبصورت لوگوں کو کتنے اچھے لوگوں کو پورے ملک سے attract کرتی ہے۔ جی انم آصف صاحبہ۔

محترمہ انم آصف: جناب والا! جو legislation or amendment ہوتی ہیں، وہ present and voting basis پر ہوتی ہے---

Mr. Speaker: That is a procedure. Next please.

جناب محمد دانیال خان: میرے دو سوالات ہیں احمد بلال صاحب سے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ you have mentioned کہ جو resolutions یا جو policy recommendations ہم لوگ یہاں پر دیں گے to some extent اس پر تھوڑا کام شاید قومی اسمبلی میں بھی ہوگا۔ اس میں کتنے extent تک یہ چیز ہے کہ for instance if somebody is a Foreign Minister over here and if he gives certain recommendations تو کیا اس پر واقعی میں کچھ عمل ہوتا ہے، کیا متعلقہ وزیر اس کو consider کرتے ہیں؟ دوسری بات---- میں بھول گیا ہوں۔

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں کوئی پابندی نہیں ہے، کوئی obligation نہیں ہے کہ قومی اسمبلی یا کابینہ آپ کی دی ہوئی recommendations پر ضرور غور کرے یا ان پر عمل کرے یا اس کو incorporate کرے۔ ظاہر ہے کہ آپ لوگ کسی constitutional scheme میں کوئی official position تو hold نہیں کرتے جس میں آپ کی بات لازمی طور پر سنی جائے۔ یہ آپ پر ہے کہ آپ کس طریقے سے اپنی بات formulate کرتے ہیں، کس طریقے سے present کرتے ہیں، کس طریقے سے articulate کرتے ہیں کہ آپ کی بات یا recommendation پر notice لیا جائے۔ مثال کے طور پر پہلی یوتھ پارلیمنٹ، جس کی میں تعریف کرتا ہوں، اس وقت ایک education policy بن رہی تھی تو اس education policy پر ایک alternate education policy بنائی گئی اور اس کو انہوں نے میڈیا میں بھی دیا، وزیراعظم کو بھی بھیجا اور وزیر تعلیم کو بھی بھیجا اور وہ لوگ کچھ لوگوں سے بھی ملے۔ اس کا notice لیا گیا۔ وزیراعظم صاحب نے یوتھ پارلیمنٹ کے دو لوگوں کو invite کیا کہ وہ Federal Cabinet میں جہاں education policy discuss ہو رہی تھی، آکر یوتھ کا point of view present کریں۔ وہ اس لیے نہیں تھا کہ وہاں پر ان کی کوئی official positionتھی بلکہ وہ اس لیے تھا کہ by that time youth نے اپنا point of view اخبارات کے ذریعے، میڈیا کے ذریعے اور اپنے خطوط کے ذریعے concerned quarters تک register کرایا اور وہ اتنا اچھا اور معقول point of view تھا کہ انہوں نے ان کو بلایا ایک ایسی meeting میں جو کہ Federal Cabinet plus four Chief Ministers پر مشتمل تھی۔ وہاں جو دو لوگ گئے، انہوں نے اتنی اچھی presentation دی کہ بعد میں کئی Cabinet Members نے ہمیں فون کرکے تعریف بھی کی اور پھر حکومت کی education policy میں amendments بھی ہوئیں، اس میں دو چیزیں amend کی گئیں on the basis of this recommendation. اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ قومی اسمبلی پر کوئی binding ہے یا کوئی ایسا rule ہے کہ اس کے مطابق ایسا کرنا ضروری ہے۔ یہ صرف آپ کی محنت اور آپ کے quality of work پر depend کرے گا کہ آپ کتنا influence کریں گے۔ البتہ آپ کو ایک موقع مل رہا ہے۔ پہلے آپ لوگ جہاں تھے individually وہاں سے اگر آپ کچھ کرتے تو اس کے effective ہونے کے chances بہت کم تھے۔ یہ forum آپ کو ایک موقع فراہم کرے گا جس سے آپ کی کئی گناہ زیادہ accessibility, visibility and effectiveness بڑھ جائے گی۔ لہٰذا بات یہ ہے کہ آپ کو ایک موقع ملا ہے لیکن کوئی guarantee نہیں ہے۔

جناب نجم الثاقب: میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ لازمی ہے کہ قومی اسمبلی میں یا یوتھ پارلیمنٹ کے forum پر دو پارٹیاں ہوں یعنی ایک ruling party اور ایک opposition party. جبکہ ہمارے پاس committees

ہیں جو بہت اچھی طرح سے scrutiny کرتی ہیں، ان کے پاس law making کے لیے experts ہوتے ہیں اور وہ لوگ اپنی رائے پیش کرتے ہیں۔ پھر Opposition کا کیا role ہے یہاں پر؟

جناب محمد مشتاق: دیکھیں جی اب opposition کا role اس لیے رہتا ہے کہ کوئی بھی عقل کل نہیں ہوتا۔ جس طرح میں نے پہلے عرض کیا کہ سب سے پہلے ministry initiate کرتی ہے ایک چیز، ان کے پاس experts ہوتے ہیں اور ان میں بھی کچھ کمی ہو سکتی ہے، پھر آپ کی کیبینٹ میں وہ چیز جاتی ہے۔ جو سوال آیا ہے present and voting کے بارے میں تو جس چیز کو آپ سمجھتے ہیں کہ جو بھی issue اسمبلی میں آ گیا ہے، اگر وہ آپ کے صوبے کو damage کر رہا ہے، آپ کی community کو damage کر رہا ہے تو مشتری ہوشیار باش والے فارمولے پر آپ کو عمل کرنا ہوگا۔ آپ کا کام ہے کہ آپ homework کریں اور جو present and voting والے زمرے میں لوگ آ رہے ہیں ان میں آپ کی already اکثریت ہو جائے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ present and voting والے فارمولے سے آپ کا کوئی right damage ہو سکتا تو پھر آپ اپنے ارکان جو آپ کے likeminded ہیں ان کو present رکھیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی law غلط بن رہا ہے، ہمارا 1/4th membership present نہیں ہے تو کھڑے ہو کر quorum point out کر دیں۔ اس طرح present and voting والے فارمولے کو reject کر دیں۔ ایسا نہیں ہے کہ خدانخواستہ present and voting کے فارمولے کو ہمیشہ negatively use کیا جائے گا۔ ایسا نہیں ہے، وہ option اس لیے نہیں رکھی گئی ہے deadlocks پیدا کیے جائیں۔ آپ نے جتنے بھی laws بنانے ہیں وہ لوگوں کی facilitation کے لیے بنائے جاتے ہیں۔ ہمارے بڑوں کو کوئی مشکلات پیش آتی ہوں گی، کوئی وہاں پر رکاوٹ ڈال دیتا ہوگا، لیکن آپ کے ترمیم کرنے کے لیے انہوں نے condition لگائی کہ جب تک آپ کی total membership جو کہ 342 ہے، کا 2/3rd نہیں ہوگا اس وقت تک آپ آئین کا coma بھی نہیں change کر سکتے۔ اس کے لیے condition ہے کہ 2/3rd of the total membership ہو۔ باقی laws کی facilitation ہے۔ یہ کیوں ہے کیونکہ جو بھی Government in position ہوتی ہے وہ already اکثریت میں بیٹھی ہوتی ہے اور وہ جو بھی law لا رہی ہے وہ ایک due process کے بعد اسمبلی میں لا رہی ہے اور وہاں پر یہ present and voting کی ایک formality ہے ۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ formula غلط ہے تو آپ اپنے ارکان کو تیار کریں اور اس کو defeat کرنے کی کوشش کریں۔ اکثر حکومت کے اراکین بھی کہہ دیتے ہیں کہ بھئی ہم یہ قانون نہیں مانتے۔ پھر وہاں پر حکومت withdraw کر لیتی ہے۔ لہٰذا آپ یہ بات ذہن میں نہ رکھیں کہ present and voting سے کسی طبقے کی نمائندگی کا حق ختم ہو جائے گا۔ آپ لوگ جتنے بھی vigilant ہوں گے، جتنے آپ rules جانیں گے، آپ ان کی مدد سے ان کو پکڑ سکتے ہیں۔

پھر آپ نے کہا کہ اگر ایسا ہو رہا ہے تو پھر opposition کا کیا role ہے؟ Opposition کا role کبھی بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ ایک Bill حکومت نے introduce کیا۔ آپ کے Press نے اخبارات میں چھاپ کر اس کو آپ تک پہنچا دیا۔ جب public میں کوئی چیز جاتی ہے تو پھر وہ لوگ اس پر articles لکھتے ہیں۔ وہی articles Opposition پکڑتی ہے اور پھر وہ ان کو amendments کی shape میں لے آتی ہے یا اگر وہ amendments نہیں دے رہی تو جب اس پر discussion کی جاتی ہے تو حکومت کی کمزوریاں، کمیاں اور کوتاہیوں کو point

out کرتی ہے اور حکومت کو alert کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میرے idea کو اس میں شامل کریں۔ آپ کی وہ کمی والی بات جو رہ گئی تھی وہ through amendment اس میں ڈلوا سکتے ہیں۔ حکومت نے سمجھا ہوا تھا کہ ہم نے جو کر دیا ہے وہ بہت بہتر ہے اور وہ final ہے لیکن ان کی غلطی کو پکڑنے کے لیے حکومتی ارکان تو hesitate کرتے ہیں کیونکہ وہ تو leadership کے under چل رہے ہوتے ہیں لیکن ان کا کام ہے حکومت کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو پکڑنا۔ اس لیے opposition کا role کبھی بھی اور کسی وقت بھی ختم نہیں ہو سکتا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ صرف law making میں ایسا ہو۔ اگر کوئی حادثہ ہو جاتا ہے، اس وقت تو حکومت ڈر رہی ہوتی ہے کہ جی اس کو اگر highlight کیا تو opposition والے ہمیں ملک میں بدنام کریں گے۔ لہٰذا آپ نے اس کو highlight کرنا ہے۔ آپ نے کچھ measures لینے پر حکومت کو مجبور کرنا ہے کہ ان کو compensation نہیں مل رہی ہے۔ اگر کوئی حادثہ ہو گیا ہے اور کوئی dead bodies کو اٹھانے نہیں گیا۔ وہاں کی administration غلط تھی۔ لہٰذا وہ تو حکومت کی کوتاہی ہے۔ پھر لوگ حکومت کو پکڑیں گے اور یہ آپ کر وائیں گےکسی ایک issue پر بھی جب آپ بولیں گے تو Opposition کا role ہر issue پر بڑھتا جاتا ہے اور کبھی بھی Opposition کا role خدانخواستہ ختم نہیں ہوگا۔

محترمہ شاہانہ افسر: جناب والا! میرا سوال ہے کہ جب بھی ہم House میں کوئی resolution پیش کریں گے تو کیا اس کے لیے ضروری ہے کہ صرف ایک پارٹی کے لوگ ہی مل کر ایک resolution دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر جیسے میں ضلع گجرات سے تعلق رکھتی ہوں، میں اپنی constituency سے related کوئی issue اٹھانا چاہتی ہوں یا اس کے حل کے لیے آواز اٹھانا چاہتی ہوں اور اگر میرے علاقے میں کچھ problems ہیں اور ویسے ہی مسائل کسی دوسرے علاقے میں بھی ہیں جن کا تعلق کسی دوسری پارٹی سے ہو تو کیا ہم دونوں مل کر بھی ایک resolution دے سکتے ہیں۔

جناب محمد مشتاق: جی ہاں۔ دیکھیں جتنی بھی resolutions دی جاتی ہیں عام طور پر، جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ constituency سے related وہ resolutions individual basis پر ہوتی ہیں۔ جو party line پر ہوتی ہیں وہ major resolutions ہوتی ہیں۔ Suppose کریں کہ ایک resolution ہے وزیراعظم کی removal کے لیے یا صدر کی impeachment کے لیے، یہ بھی ایک resolution کے ذریعے ہی ہٹائے جاتے ہیں۔ ان resolutions کو تو آپ individually نہیں لیں گے۔ اس کے لیے آپ کو party line کے مطابق چلنا پڑتا ہے۔ حکومت کے لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی party line کے مطابق چلیں گے لیکن جتنے بھی general public interest کے issues ہیں ان پر آپ کو party line پر چلنا ضروری نہیں ہے۔ ہمارے پاس اسمبلی میں ہر رکن individual basis پر resolution دیتا رہتا ہے۔ وہ party line پر نہیں ہوتی۔ آپ نے صرف اس پر تھوڑا vigilant رہنا ہے جہاں پر آپ کی پارٹی کی جو basic policy کے خلاف کوئی resolution نہ ہو۔ Basic policy کیا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی جو موجودہ حکومت ہے اور جو اس کی policies چل رہی ہیں اگر ان کے خلاف آپ کوئی resolution دیں گے تو اس پر آپ کا وزیراعظم آپ سے پوچھے گا کہ بھئی آپ نے یہ کیا کر دیا ہے۔ ہمارا تو manifesto ہی اس کے against ہے۔ آپ نے تو اپنے ہی manifesto کے against resolution دے دی ہے۔ لہٰذا ایسے معاملات پر آپ کو روکا جا سکتا ہے otherwise آپ کے کسی issue کو بھی نہیں روکا جائے گا۔ نہ

پارٹی روکے گی، نہ سیکرٹریٹ روکے گا بلکہ سیکرٹریٹ نے تو روکنا ہی نہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کا ایک وزیر اٹھ کر no confidence کی resolution دے دے وزیراعظم کے خلاف تو سیکرٹریٹ تو welcome کرے گا۔

محترمہ زیب لیاقت: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ as a member of Youth Parliament Pakistan ہم اپنی constituency کے لیے کس طرح fruitful ہو سکتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ہمارا کیا role ہو سکتا ہے کہ اپنی constituency میں کیونکہ ہم لوگ یہاں پر اپنی constituencies کو represent کرتے ہوئے آ رہے ہیں۔ جب ہم نے اپنا form fill کرتے ہیں تب بھی ہم نے اپنی constituency کو mention کرتے ہیں۔

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں جب آپ نے expression of interest form میں اپنی National Assembly or Provincial Assembly کی constituencyکا mention کی تھی تو اس کا یہ مقصد نہیں تھا کہ آپ یہاں پر صرف اسی constituency کو represent کریں گے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر ہمیں 272 members تو کم از کم چاہیے تھے کیونکہ 272 general seats کی constituencies ہیں ہمارے ملک میں لیکن چونکہ ہم اتنے زیادہ لوگ accommodate نہیں کر سکتے تھے اس لیے آپ یہاں پر free ہیں to represent something larger than your constituency. آپ اپنی پارٹی کے confines میں رہتے ہوئے اور اپنے manifesto میں رہتے ہوئے، آپ کسی بھی چیز کے بارے میں move کر سکتے ہیں۔ آپ کو صرف constituency کو represent کرنے کی مجبوری نہیں ہے۔ آپ پورے صوبے کو represent کر سکتے ہیں، جس سے آپ کا تعلق ہے۔ آپ پورے ملک کے behalf پر بھی کوئی بات کر سکتے ہیں۔ Constituency پوچھنے کا مقصد تو صرف یہ تھا کہ اگر ہم نے آپ کی اپنے علاقے کے MNA or MPA کے ساتھ کوئی scheme بنانی ہے اور twining کرنی ہے تو ہمیں معلوم ہو کہ آپ کا کس حلقے سے تعلق ہے۔

دوسری بات یہ تھی کہ اگر ہمیں مختلف حلقوں کے بارے میں کوئی study کرنی ہو تو ہمیں پتا ہو کہ آپ کا تعلق کس حلقے سے ہے لیکن اس میں آپ کی representation پر limitation نہیں ہے۔ آپ جو چاہیں اپنی پارٹی کے manifesto اور باقی rules کے اندر رہتے ہوئے کسی بھی چیز کو raise کر سکتے ہیں۔

جناب ارسلان علی: میرا سوال محمد مشتاق صاحب سے ہے۔ انہوں نے Article 91 کی بات کی کہ وزیراعظم کی advice پر ایک non-member بھی وزیر بن سکتا ہے تو کیا وزیراعظم اپنے اس action پر answerable ہوتے ہیں؟

جناب محمد مشتاق: نہیں دیکھیں اگر تو وزیر کے لیے کوئی qualification ہو کہ اسے Ph.D. ہونا چاہیے یا اس کو ڈاکٹر ہونا چاہیے یا انجینیئر ہونا چاہیے، ایسا تو ہے نہیں۔ لہٰذا یہ discretion Prime Minister کی ہے کہ وہ کس کو کیا رکھنا چاہتے ہیں۔ اگر تو آئین کے اندر اس کی qualification determine ہوتی جس طرح ہمارے MNA کے لیے تو ہے کہ اس کی عمر 25 سال ہونی چاہیے، Article 62 and 63 کی requirement ہے، پھر تو Prime Minister answerable ہوتا۔ جب آئین میں ہی کوئی condition نہیں ہے تو he is not answerable.

جناب کاشف علی: میرا سوال بلال محبوب صاحب سے ہے۔ Like Mushtaq sahib explained about the law of abstain and how it works within the National Assembly? Does this law exactly work in the same way in the Youth Parliament Pakistan. Like any parliamentarian is entitled to choose at his own will not to vote for any candidature for Prime Minister or something یا یہ obligatory ہوتا کہ ہر بندہ یہاں پر vote کرے؟

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں جو قومی اسمبلی کے rules ہیں یا پارلیمنٹ کے rules ہیں، ان سے بہت سی چیزیں Youth Parliament میں مختلف ہیں۔ کوشش کی گئی ہے کہ اس spirit کو ہم follow کریں لیکن بہت سی چیزیں مختلف ہیں۔ اس لیے آپ کو membership کی handbook کو بار بار پڑھنا چاہیے۔ جو سوال آپ نے کیا ہے ، ہمارے ہاں بھی اور شاید قومی اسمبلی میں بھی جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے، specific اگر آپ وزیراعظم چنتے ہیں تو پارٹی کے لوگوں کی obligation ہے کہ وہ اسی کو ووٹ کریں گے اگر وہ ووٹ نہیں کریں گے تو وہ اپنی نشست کھو سکتے ہیں اور disqualify ہو سکتے ہیں۔ جن چند چیزوں پر آپ پر floor crossing کا الزام لگتا ہے ان میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ آپ وزیراعظم کے لیے اپنی پارٹی کے candidate کو ووٹ دینے کے پابند ہیں۔ اسی طرح سے vote of no confidence ہے، جب آپ کی پارٹی اسے move کرتی ہے تو اس کا بھی ساتھ دینے کے آپ پابند ہیں۔ اس طرح کی تین یا چار چیزیں ہیں اور ہم نے بھی اسی spirit کو سامنے رکھتے ہوئے ان کو اپنے rules میں رکھا ہے۔

جناب محمد مشتاق: آپ کی اجازت سے میں اس میں تھوڑا سا add کر دوں کہ چونکہ ہمارا ایک defection clause Article 63 آئین میں آیا تھا نواز شریف صاحب کے دور میں، اس کے بعد اس میں چھوٹی چھوٹی ترامیم بھی کر دی گئیں۔ ان کا جو pet question ہے اس کا جواب Article 63 میں دیا گیا ہے۔ جناب نے بتا دیا کہ وزیراعظم کا election اور no confidence دونوں چیزیں ایک ہو گئیں۔ اسی طرح سے وزیر اعلیٰ کے لیے بھی ہے۔ اس کے بعد اگلا آ رہا ہے کہ جب Constitutional (Amendment) Bill ہوگا، اس میں بھی party line کے against آپ نہیں جا سکتے۔ اس میں اگر ُآپ نے خلاف ووٹ دے دیا یا آپ abstain کر گئے یا آپ نے ووٹ نہ ڈالا اس پر آپ پر پابندی ہے۔ اس میں جو چوتھی چیز ہے وہ ہے .Money Bill اس میں بھی آپ ووٹ دینے کے پابند ہیں۔ ان چار چیزوں کے علاوہ کسی بھی جگہ پر آپ پر کوئی پابندی نہیں۔ آپ چاہیں تو ووٹ دیں یا نہ دیں یا آپ abstain کر جائیں۔ پارٹی کے اندر تو آپ کے خلاف کچھ نہ کچھ ہو سکتا ہے لیکن آئینی طور پر آپ پر اور نہ آپ کی رکنیت پر کوئی اثر ہو سکتا ہے اور نہ ہی آپ کو رکنیت سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ آپ مکمل طور پر آزاد ہیں سوائے ان چار چیزوں کے۔ اسی وجہ سے وزیراعظم یا وزیر اعلیٰ کا انتخاب ہوتا ہے، technical speaking, secret ballot کے ذریعے نہیں ہے۔ یہ واحد انتخاب ہے جو open ہوتا ہے اور یہ آئین کے تحت open چھوڑے گئے ہیں کیونکہ آپ کو اس میں پابند کیا گیا ہے کہ آپ اپنی party line کو toe کرتے ہوئے ووٹ دیں گے یا نہیں۔

جناب عمر اویس: جناب والا! اگر مجھے اجازت دی جائے تو میں تین آئینی نکات پر آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ کیا کسی بھی سطح پر Judiciary کی کوئی involvement ہے legislation میں۔ دوسرا نکتہ یہ ہے، جیسے آپ نے بھی بات کی کہ اگر ایک comma بھی تبدیل کرنا ہے تو وہ two third

ہی کرے گی۔majority So, is there any spirit of the Constitution جسے بدلا نہ جا سکے؟ جیسا کہ ایک impression ہے کہ two third مل کر کچھ بھی آئین کے ساتھ کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر دو تہائی مل کر کہے کہ جی homosexuality legal ہے، I am sorry to say this. لہٰذا two third نے تو کہہ دیا تو کیا پھر وہ legal ہو جائے گا؟ کیا اس طرح کی کوئی چیز ہے جو legal نہیں ہو سکتی۔

تیسری بات یہ ہے کہ یہ جو وزیراعظم کا صوابدیدی اختیار ہے کہ وہ کسی بھی non-parliamentarian کو چھ ماہ کے لیے وزارت دے سکتے ہیں تو وہ کتنی مرتبہ ایک ہی شخص کو دے سکتے ہیں؟

جناب محمد مشتاق: نہیں، آئین کے جس Article کو میں نے پڑھا اس میں اگلی line میں چھوڑ گیا تھا، اس میں ہے کہ ایک سے زائد مرتبہ وہ بندہ وزیر نہیں رہ سکتا، جب تک وہ اسمبلی ہے یعنی اس کی dissolution تک وہ شخص دوبارہ وزیر نہیں بن سکتا۔

آپ کا پہلا سوال جو judiciary کے بارے میں ہے، اس کے بارے میں کہوں گا کہ میں نے اسی لئے آپ سے کہا تھا کہ آپ لوگ ایک مرتبہ سرسری طور پر ہی آئین کو ضرور پڑھ لیں۔ آپ کے اس سوال کا جواب آئین میں لکھا ہوا ہے۔ آئین میں یہ لکھا ہوا ہے کہ پارلیمنٹ اس آئین کے سمیت کوئی بھی اسلام کے خلاف قانون بنا ہی سکتی۔ اب رہی بات کہ اگر اس نے بنا دیا جس طرح آپ نے کہہ دیا ہے تو ہماری judicial review کا right to the Supreme Court or High Court ہے اس کو کبھی بھی ختم نہیں کیا جا سکتا۔ آپ اگر آئین میں لکھ بھی دیں تو وہ ہم نہیں ختم کر سکتے۔ Judicial review باوجود اس کے کہ یہاں پر لکھا ہوا ہو، آپ کو میں interesting بات بتاؤں کیونکہ آپ کا سوال بڑا relevant ہے، اس آئین میں لکھا ہوا ہے، Article 238 ہے جو Constitutional Amendment Bill کو deal کرتا ہے اور recent past میں آپ اور ہمارے بلال صاحب نے ماشاء اللہ اس چیز کو دیکھا، یہ Article 239(6) ہے for the removal of doubt, it is hereby declared that there is no limitation whatever, on the power of Majlis-e-Shoora (Parliament) to amend any of the provisions of the Constitution. بالکل آپ کے سوال کا جواب اس میں ہے۔ ہم نے اٹھارھویں ترمیم پاس کی باوجود اس کے کہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ اس کو کوئی touch نہیں کر سکتا، even then Supreme Court نے ہم سے کہا کہ اس کو دوبارہ کرو اور ہم نے کیا۔ لہٰذا ایسا نہیں ہو سکتا جس طرح آپ کہہ رہے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جب سب سے پہلے کوئی چیز Law Ministry کو جاتی ہے as a proposal, Law Ministry ہی اس کو reject کر دیتی ہے اور کہے گی کہ آپ کو تو فلاں فلاں article empower ہی نہیں کرتا اور آپ یہ law نہیں بنا سکتے۔ اس لیے ہم یہ تصور ہی نہ کریں۔ جب آپ آئین پڑھ لیں گے تو پھر آپ تصور ہی نہیں کریں گے کہ ایسا کوئی law بن سکے گا۔

جناب اشفاق احمد رستمانی: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ یوتھ پارلیمنٹ میں ہر سال اتنے پیسے خرچ ہوتے ہیں اور اس کے جو بھی اجلاس ہوتے ہیں وہ ہم اسلام آباد میں کرتے ہیں اور ایک سال کے بعد ہم یوتھ اپنے علاقوں میں واپس جاتے ہیں تو پتا نہیں کوئی کام کرتا ہے اور کوئی کام نہیں کرتا تو can it be possible کہ ہم ایسا کوئی mechanism بنائیں کہ اس یوتھ پارلیمنٹ کے پروگرام کو divisional level تک لائیں۔ ہر division پر کوئی platform ہو، وہاں پر کوئی کانفرنس کرائیں تاکہ divisional level پر جو غریب لوگ

ہوتے ہیں جو یہاں تک نہیں آ سکتے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہاں پر تو آپ hardly پورے پاکستان میں سے 60 candidates کو بلاتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ آپ خود کریں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ جو exercise ہے یہ ہم پچھلے کئی سال سے کر رہے ہیں اور جیسا کہ بلال صاحب نے آپ کو بتایا کہ پچھلی مرتبہ اس کو UK Government نے sponsor کیا ہے اور اس مرتبہ Danish Government sponsor کر رہی ہے۔ ہمارے ملک میں اور ہماری حکومت میں ابھی تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا ہے کہ یوتھ کو اس قسم کے پروگراموں میں لایا جائے۔ یہ تو باہر ممالک کی intervention ہے اور اگر آپ میں جوش، جذبہ اور ولولہ ہے تو وہ آپ کی alumni ہے اور جب آپ alumni کے رکن ہو جائیں گے اور آپ ان سے رابطہ کریں گے، جو آپ سے پہلے چار اسمبلیاں گزر چکی ہیں ان سے آپ رابطہ کریں گے اور آپ مل کر اس بات کا پرچار کریں گے، اس awareness کا پرچار کریں گے کہ آپ اپنے division میں کر سکیں، district میں کر سکیں، گاؤں میں کر سکیں، شہر میں کر سکیں۔ یہ آپ ہی کی کاوش ہو گی جو آپ کریں گے، یہ آپ کا mission ہوگا۔ نہ تو ہم آپ کو direct کر سکتے ہیں اور نہ ہی ان کو بتا سکتے ہیں لیکن یہ آپ کے missionary جذبے پر ہوگا کہ آپ اس پروگرام کو خود کیسے آگے لے جا سکتے ہیں۔ شکریہ۔ جی محترمہ۔

محترمہ اکرمین عرفان: میرے دو بنیادی سوالات ہیں۔ سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ ہم election year میں آ رہے ہیں اور نئی حکومت آنے والی ہے and obviously when there is a new Government coming that means new policies بھی بنیں گی تو ہم as youth parliamentarians کتنا affect کر سکتے ہیں؟ How much role can we play in shaping those new policies. ہم کس طرح contribute کر سکتے ہیں تاکہ ہمارا view point new policies میں formulate کیا جا سکتے اور secondly محمد مشتاق صاحب نے کہا تھا کہ Cabinet یا Cabinet Ministersکی scrutinizing powers بہت کم ہو جاتی ہیں۔ جیسے آپ کی قومی اسمبلی میں ایک دن ہوتا ہے جس میں everyone can have a open question day اس میں Ministers cannot put questions for themselves تو پھر ان کی scrutiny کتنی effective رہ جاتی ہے؟

جناب سپیکر: وہ اس لیے کہ Minister is responsible to answer the questions put by the members across. وزیر اگر خود سوال کرنا شروع کر دیں تو he would lose the grace. وہ خود کیسے سوال کر سکتے ہیں وہ تو خود حکومت میں ہیں، اس لیے وہ سوال نہیں کر سکتے۔ Cabinet کا ہر رکن جوابدہ ہے، وہ سوال نہیں کر سکتا اور وہ اس لیے سوال نہیں کر سکتا کہ یہ کام Opposition کا ہے and the best hour in the Assembly is Question Hour. Question Hour کے لیے ایک گھنٹا مختص ہوتا ہے وہی catharsis ہے، وہی احتساب ہے حکومت کا۔ اگر وہ حقیقت میں جوابدہ ہے اور وہ اگر صحیح جوابدہ ہے اور اگر Opposition اس پر محنت کرے تو ہر صبح حکومت کا catharsis ہوتا ہے، اس کا احتساب ہوتا ہے۔ Ministers are not supposed to question, Ministers are supposed to reply the questions asked by the members. یہ ان کا job description ہے۔ So, we can't change his job description.

جناب احمد بلال محبوب: جناب والا! جو پہلا سوال تھا، 5th Youth Parliament ایک بہت ہی interesting time پر وجود میں آئی ہے اور اس کی دو وجوہات ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ اب elections ہونے والے ہیں، اگرچہ political parties نے کافی حد تک اپنے manifestoes finalize کر لیے ہیں لیکن اکثر نے ابھی تک انہیں public نہیں کیا۔ It means they are still subject to modification, subject to change. اس stage پر اگر آپ ان political parties کے ساتھ اپنے آپ کو engage کریں اور ان کے manifesto کے کسی segment کو اگر آپ influence کرنا چاہیں تو you are in a position to do that. Although it may be a little late but still جب تک وہ public نہیں ہوتے، there is an opportunity.

دوسری بات یہ ہے کہ نئی حکومت بنتی ہے تو that is probably the best time to influence the policy making of that Government کیونکہ جیسے جیسے وقت گزرتا چلا جاتا ہے تو وہ اپنی policies announce کر دیتی ہیں، ان پر implementation شروع کر دیتی ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پھر انہیں change کرنا زیادہ مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے میرے خیال میں آپ کی Youth Parliament ایک ایسے time پر وجود میں آئی ہے جب نئی حکومت وجود میں آئے گی تو اس وقت آپ تھوڑا سا momentum develop کر چکے ہیں۔ So, you will be in a very good position to go and influence that policy making of the Government and the Parliament.

جناب محمد مشتاق: دوسری بات جو آپ نے فرمائی ہے کہ وزیر کو اگر کوئی معاملہ اٹھانا ہو تو وہ کیا کرے گا اگر اس کو سوال کرنے کا حق بھی نہیں ہے تو وہ کیا کرے گا۔ Suppose کہ اگر کوئی مسئلہ اس کے اپنے حلقے سے ہو تو وہ کیا کرے گا۔ دیکھیں جو اس کے دوسرے ساتھی ہوتے ہیں، جو اس کے ساتھی ارکان ہیں ان کے ذریعے وہ سوال اٹھا سکتا ہے۔ Suppose وہ چاہ رہا ہے کسی بات کی نشاندہی کرنا جو اس کے حلقے میں غلط ہو رہی ہے۔ جس کو وہ Cabinet میں بھی نہیں اٹھانا چاہ رہا ہے اور وہ اس کو آگے لانا بھی چاہتا ہے کہ اس کا کوئی حل نکل آئے گا تو پھر وہ اپنے ساتھی ارکان سے سوال کروا لیتا ہے، ان کو وہ لکھ کر دیتا ہے اور ان سے دستخط کرا کے جمع کروا دیتے ہیں۔ اگر کوئی point raise کروانا ہوتا ہے تو بھی اسی طرح کر سکتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ بس کڑھتا رہے گا اور وہ اس issue کو اٹھا ہی نہیں سکتا۔ اس کے پاس بہت سے حل ہیں۔ دیکھیں سوال حکومت سے کیا جا رہا ہے، وہاں پر جتنے بھی وزراء ہیں، they are collectively responsible to the National Assembly. Collectively سے مراد یہ ہے کہ کہ وہ تمام کے تمام ذمہ دار ہیں، مثلاً اگر ایک وزارت کا سوال ہے اور اس کا وزیر موجود نہیں ہے تو دوسری وزارت کا وزیر بھی اس کا جواب دے سکتا ہے۔

Mr. Ahmed Bilal Mehboob: But they can raise these questions in the Cabinet meetings.

جناب بلال احمد: میرا تعلق Blue Party سے ہے۔ میں نے Blue Party کا manifesto پڑھا ہے but I want to change something in that. So, what is the procedure for that? کیا اس کے لیے House میں کوئی Resolution پیش کی جائے یا اگر حکومت میں آتے ہیں تو President سے یا کسی اور سے separately discuss کیا جائے؟ What is the procedure to change the manifesto or any clause in the manifesto?

Thank you.

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں جو پارٹی کا manifesto ہوتا ہے یہ پارٹی کا affair ہوتا ہے، وہ اس House کا affair نہیں ہے۔ مثلاً اگر آپ Blue Party کے manifesto میں کوئی change لانا چاہتے ہیں تو you will discuss that in your party meetings. آپ کی پارٹی کا ایک Secretary General بھی elect ہوگا اور آپ کا جو Leader of the House ہوگا وہ بھی آپ کا Party Leader ہوگا اور اس طرح سے آپ ایک وہپ بھی appoint کریں گے تو within the party structure آپ اپنی پارٹی کے سامنے کہیں گے کہ ہم نے اس کو تبدیل کرنا ہے، ایک consensus develop ہو جائے گا۔ پھر آپ کی پارٹی جب اس کو پاس کرے گی اور اس کو Secretariat witness کرے گا تو پھر اس کو notify کر دیا جائے گا کہ اب یہ manifesto ہے۔

جناب بلال احمد: جناب والا! almost کتنی majority within the party required ہوتی ہے اس کو تبدیل کرنے کے لیے۔

جناب احمد بلال محبوب: سادہ اکثریت چاہیے۔ I will not venture into that. مجھے ابھی یاد نہیں ہے لیکن اس میں لکھا ہوا ہونا چاہیے کہ manifesto میں تبدیلی کے لیے simple majority required ہے یا two third required ہے، I will have to refer to that لیکن یہ بات clear ہے کہ یہ within party ہی ہوگا۔ It is not going to be discussed in the Parliament.

Mr. Inamullah Marwat: My question is that if we see in Pakistani politics, all parties are of provincial nature and we have got no national level political party and why people go for these provincial nature of political parties, just because they have no substitute. You have got members of Youth Parliament from all over Pakistan, I mean for the last five years, you are running this Youth Parliament, can we not develop members of Youth Parliament into a political party? In this way, people will get a chance to have a party that can work at a national level.

جناب احمد بلال محبوب: اول تو آپ کی assumption صحیح نہیں ہے کہ ہمارے ہاں کوئی national party نہیں ہے اور ساری پارٹیاں صوبائی ہیں۔ آپ کی کئی parties national level پر کام کر رہی ہیں and Pakistan Peoples Party is one of them, PML(N) is another one. کسی ایک election میں کسی پارٹی کو کسی صوبے میں اگر seat نہ ملے تو that does not mean that party is not existing in that particular province. دیکھیے in 1997 Pakistan Peoples Party کی seats کی تعداد بہت کم ہو گئی تھی، کئی صوبوں میں تو اسے ایک seat بھی نہیں ملی تھی، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ پارٹی وہاں پر exist ہی نہیں کرتی۔ اس کے علاوہ ایک اور پارٹی PML(Q) اور کئی اور ایسی parties ایسی ہیں جو اس وقت آپ کی پارلیمنٹ میں نہیں ہیں جیسے پاکستان تحریک انصاف ہے، جماعت اسلامی ہے، اب MQM بھی کوشش کر رہی ہے کہ وہ ایک سے زیادہ صوبوں میں seats لے بلکہ اس کے تو آزاد کشمیر میں بھی ایک دو رکن منتخب ہوئے ہیں۔ اس لیے پارٹیاں بہت ہیں جو national level پر ہیں لیکن ان کو مزید strengthen ہونا چاہیے ہر صوبے میں، that is something else.

دوسری بات یہ کہ Youth Parliament political party میں convert ہو جائے اور اگر آپ کا سوال یہ ہے کہ PILDAT کچھ ایسا کرے تو ہمارا ایسا کچھ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے لیکن اگر آپ ایسا کرنا چاہیں تو آپ کو کوئی نہیں روک سکتا اور پوری طرح آزاد ہیں، .you are free to make another political party اس ملک میں freedom of association guaranteed ہے۔

جناب یاسر عباس: السلام علیکم۔ جناب والا! میرا تعلق خود ایسے صوبے سے ہے جو ایک Presidential Order کے ذریعے has been categorized as صوبائی طرز حکومت .and not province at all میرا سوال Presidential Order کی legitimacy کے بارے میں ہے۔ آیا اگر صدر ایک Presidential Order کے ذریعے ایک صوبہ بنانے کا حکم دیتا ہے تو یہ صوبائی طرز حکومت اور صوبائی حکومت میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

جناب محمد مشتاق: دیکھیں ایک ہوتا Ordinance اور ایک ہوتا ہے .Order جو Ordinance ہوتا ہے وہ آئین کے Article 89 کے تحت ہوتا ہے اور اس کی دو conditions ہیں، ایک تو یہ کہ سینیٹ اور قومی اسمبلی کا اجلاس نہ ہو رہا ہو تو پھر صدر Ordinance promulgate کر سکتا ہے اور اس کی force بالکل اسی طرح ہوتی ہے جس طرح ایک پارلیمنٹ کے بنائے ہوئے قانون کی ہوتی ہے لیکن اس کی duration صرف 120 دن ہوتی ہے۔ کوئی بھی Ordinance 120 days سے زیادہ law نہیں رہ سکتا۔ نمبر دو یہ کہ اس کو re-promulgate نہیں کیا جا سکتا اب اٹھارھویں ترمیم کے بعد۔ اس کو اگر دوبارہ چار مہینے کے لیے enforce کرنا ہو تو صرف اور صرف اسمبلی یا سینیٹ سے قرارداد کے ذریعے کیا جا سکتا ہے وہ بھی صرف ایک مرتبہ extend کر سکتے ہیں، اس کے بعد وہ اپنی force ختم کر دیتا ہے۔ چونکہ ہمارے آئین میں لکھا ہوا ہے کہ ہر Ordinance جو promulgate کیا جاتا ہے، وہ اسمبلی اور سینیٹ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، جس House میں وہ پہلے lay ہوتا ہے تو وہاں پر Bill بھی بن جاتا ہے۔ جب وہ Ordinance promulgate ہوتا ہے اسمبلی میں یا سینیٹ میں lay ہونے کے بعد تو اس کی دو حیثیت ہو جاتی ہیں۔ ایک تو وہ as a law چلتا ہے چار مہینے تک کے لیے، نمبر دو جس طرح حکومت ایک نیا draft Bill introduce کرتی ہے for legislation وہ as a Bill بھی ہمارے پاس آ جاتا ہے۔ اس دوران 120 دنوں میں اگر حکومت چاہے تو اس کو اسمبلی یا سینیٹ سے پاس کروا کر ایک permanent law کے طور پر بھی بنا سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی duration صرف 120 دن رکھی ہے۔ .President means, Prime Minister means Government. Government کو کوئی بھی Ordinance کے ذریعے law بنانے کی جو power ہے وہ محدود عرصے کے لیے ہے لیکن محدود نہیں ہے۔ سوائے آئین میں ترمیم کے کوئی بھی Ordinance لاگو ہو سکتا ہے اور وہ as a law چلتا رہتا ہے۔

دوسری چیز ہے .President Order اس کی حیثیت اور ہے۔ کچھ President Orders ایسے ہیں جو کہ آئین میں President کو empower کیا گیا ہے۔ ایسی ہی ایک empowerment of FATA کے بارے میں ہے کہ صدر صاحب اگر FATA میں کوئی چیز لاگو کرنا چاہتے ہیں تو President by order کر سکتا ہے، وہ Ordinance نہیں ہوگا اور وہ جو Order ہوتا ہے وہ permanent ہوتا ہے اور اس پر کوئی time limitation نہیں ہے۔ آپ اب جب پارلیمنٹ کے رکن بنے ہیں، آپ نے اس سوال کو ایک مرتبہ نہیں بلکہ ہر سیشن میں اٹھانا ہے

اور یہ سوال ہمیشہ اٹھتا رہے گا۔ ہر بندہ اپنی vision کے مطابق آپ کو جواب دیتا رہے گا لیکن at the very outset میں آپ کو بتا دوں اور یہ آپ کو بھی پتا ہے یہ critical issue ہے۔ آج تک جو یہ آپ کے پاکستان کا حصہ نہیں بن سکا، یہ آپ سب کو پتا ہے کہ کیوں نہیں بننے دیا جا رہا ہے، آج تک اس کو آئینی حیثیت کیوں حاصل نہیں ہے۔ Why that is not part of Pakistan? وہ ایک علیحدہ بحث ہے۔ اگر آپ کو یہ status دیا گیا ہے۔ دیکھیں 1947 سے آپ پاکستان کا حصہ ہیں بلکہ پاکستان ہیں، لیکن اس سے پہلے تو President Order بھی نہیں ہوا۔ اب اگر آپ کو compensate کیا جا رہا ہے تو یہ ایک beginning ہے، آپ کی جو مایوسیاں تھیں، جو آپ میں depression تھا، ان کو حل کرنے کی طرف ایک پہلا قدم ہے جو اٹھایا جا چکا ہے۔ آج آپ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، اگر وہ Order نہ ہوتا تو شاید آج آپ یہاں نہ بیٹھے ہوتے۔ لہٰذا اس beginning کو end نہ سمجھیں۔ یہ beginning of the end نہیں ہے بلکہ beginning of the beginning ہے۔ اس لیے آپ زیادہ اس میں نہ جائیں کیونکہ آپ سے زیادہ بہتر کوئی نہیں سمجھتا اس چیز کو اور آپ کو اس platform سے کوئی زیادہ جواب نہیں ملنے۔ آپ کے اندر جو depression اور مایوسی ہے، وہ ہم سب سمجھتے ہیں لیکن ان کو زیادہ بیان کرنا، exploit کرنا، آپ کے لیے اور نہ ہمارے لیے فائدہ مند ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اس کو gradually حل کریں۔ Otherwise آپ لوگوں کو پتا ہے کہ وہ کون ہیں اور کیا ہیں۔

جناب احمد بلال محبوب: میں تھوڑا سا اس میں add کردوں۔ یہ جو سوال آپ نے raise کیا تھا، اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ order اور ordinance کا جو فرق اس بات کو indicate کرتا ہے کہ کتنی ضرورت ہے چیزوں کو accuracy کے ساتھ سمجھنے کی۔ دیکھیں یہ بہت بڑا فرق ہے دو چیزوں میں۔ یہ مشتاق صاحب نے بھی آپ کو explain کیا ہے اور اس سے پہلے یہ national level کی political parties نہ ہونے کی شکایت تھی اس میں بھی یہ بات جھلک رہی تھی کہ چیزوں کو آپ نے غالباً minutely نہیں دیکھا۔ دوسری بات میں یہ کہوں گا کہ یہ جو subject ہے گلگت بلتستان کے status کا، یہ غالباً پچھلی چار یوتھ پارلیمنٹ میں سے کم از کم دو میں تو مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ ضرور discuss یا debate ہوا ہے اور آپ نے اس پر ایک resolution بنا کر آگے بھی بھیجا ہے۔ So, nothing stops you from discussing that again in Youth Parliament اور اس پر ایک paper ہے جو PILDAT نے بنایا ہے جو آپ اس کی website سے download بھی کر سکتے ہیں اور اس کا printed version بھی مل سکتا ہے کہ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کے constitutional status کے متعلق۔ اگر آپ اس کی روشنی میں یہاں پر یوتھ پارلیمنٹ میں debate کریں اور ایک position develop کریں، ایک consensus build کریں اور پھر اپنی ایک recommendation بجھوائیں حکومت کے پاس، وہاں پر اپنا ایک delegation جا کر ملے۔ So, you can influence the decision making in your own way. یہ ایک راستہ ہے آپ کے پاس۔ آپ کے پاس کام کرنے کے لیے راستہ open ہے۔ صرف شکایت کرنا تو بے کار ہے جیسا کہ مشتاق صاحب نے کہا۔ اس کے لیے actual قدم جو ہے اس کے لیے آپ کے پاس ایک forum دستیاب ہے۔

محترمہ نبیلہ جعفر: میں سب سے پہلے تو PILDAT کی اس effort کو appreciate کرنا چاہوں گی کہ پچھلے پانچ سالوں سے یہ effort کر رہے ہیں۔ ہمارے پاکستان میں چونکہ quality education نہیں دی جاتی اور اکثر ہمارا جب نوجوان طبقہ 14 years کی education complete کرتا ہے تو اسے تب بھی

کا even provincial assemblies کا پتا نہیں ہوتا، اس کو leadership کا پتا نہیں ہوتا، اس کو governance system اور پارلیمنٹ کا اور ان کے Houses کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا لیکن ہم لوگ ہمیشہ یہی کرتے ہیں اور blame game کرتے ہیں اور ادھر ادھر کی باتوں کو، سنی سنائی باتوں پر زیادہ عمل کرتے ہیں اور ان پر ہی ہم لوگ اپنے comments بھی دیتے ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ یہاں پر اس forum پر ہم لوگ پورے پاکستان سے لوگوں کو link up کر سکتے ہیں اور leadership skills develop ہو سکتی ہے، intolerance create کی جا سکتی ہے اور اس passionate way سے ہم political rights کو use کرکے اپنے problems کا solution دے سکتے ہیں۔ Problems سب لوگ identify کر لیتے ہیں لیکن solutions کبھی بھی کہیں سے بھی نہیں آتے۔ لہٰذا مجھے یقین ہے کہ یوتھ کے پاس innovative ideas ہیں، وہ different countries کے case studies لیتے ہیں اور وہاں پر جو problems ہیں، ان کو کیسے solve کیا ان کو پڑھیں گے اور پھر اپنے ملک میں جس جس constituencies میں ان کے problems ہیں، ان پر بھی اچھی طرح سے point of views create کر سکتے ہیں اور مزید یہ کہ حکومت پر تب ہی تنقید کر سکتے ہیں جب ان کو خود بھی حکومت کا علم ہو کہ Government process کیا ہے، procedure کیا ہے، ملک کی کیا problems ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ پاکستان ایک young democracy ہے، ابھی اس کو 65 years ہوئے ہیں، ابھی اس کو مزید کچھ وقت لگے گا اس democratic culture کو مزید nourish کرنے کے لیے، اس کو nurture کرنے کے لیے ہمیں مزید efforts کرنی ہیں اور میرے خیال میں ہر رکن یہ کوشش کرے گا۔ میں چونکہ FATA کے youth کو represent کر رہی ہوں اس لیے ہماری بھی کوشش ہے کہ آہستہ آہستہ ہم لوگ FATA کے لیے کوئی ایسا solution نکالیں تاکہ ہم اس کو main stream میں لے آئیں اور ہم اس کو merge کر دیں with KPK یا ہم اس کو ایک الگ صوبے کا درجہ دیں لیکن میرے خیال میں یہ ایک slow process ہے اور یہ چیزیں gradually حل ہو جائیں گی۔

Mr. Speaker: Bibi, what is your question?

محترمہ نبیلہ جعفر: میرا سوال وہی ہے اور میں فاٹا کے حوالے سے کروں گی کہ فاٹا کا کیونکہ کوئی role نہیں ہوتا legislature میں اور جو ابھی وہاں پر political activity allow کی گئی ہے 2011 میں ایک amendment کے ذریعے تو کیا اس کے تحت فاٹا کا کوئی role ہے upcoming elections کے بعد legislation میں؟

جناب سپیکر: ان کا role تو ہے، قومی اسمبلی میں اور سینیٹ میں ان کا اہم کردار ہے۔

جناب محمد مشتاق: اس میں میں یہ عرض کر دوں کہ جو آپ نے فرمایا کہ فاٹا کا کوئی role نہیں ہے۔ میرے خیال میں وہ اپنا question phrase نہیں کر سکیں اور ہم آپ کی پوری speech کو question treat کر لیتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں فاٹا کے پہلے 08 ارکان ہوتے تھے اور اب 12 ارکان ہیں۔ اسی طرح سینیٹ میں بھی ان کے 08 ارکان ہیں۔ دیکھیں ہر رکن کو right of legislation ہے۔ ماشاء اللہ آپ کی تو ایک پوری force ہے اور ہماری پارلیمنٹ میں تو فاٹا چوتھی بڑی پارٹی بنتی ہے۔ اس لیے ایسی بات نہیں ہے کہ آپ کو نمائندگی کا حق نہیں ہے۔ ان کو equal right ہے۔

محترمہ نبیلہ جعفر: لیکن implementation نہیں ہوتی۔ وہ صرف رائے دے سکتے ہیں۔

جناب محمد مشتاق: دیکھیں میں ایک چھوٹی سی عرض کر دوں کہ implementation تو شاید پاکستان کے کسی چپے پر بھی نہیں ہوتی۔ یہ grievance تو ہر پاکستانی کو ہے۔ آپ کے ارکان پاکستان کے لیے قانون بناتے ہیں۔ آپ کے جو فاٹا کے قوانین ہیں وہ President کے ذریعے بنتے ہیں۔ آپ پر پاکستان کی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے فیصلے بھی binding نہیں ہیں یعنی ان کے فیصلے آپ پر لاگو نہیں ہوتے، under the Constitution آپ کی ایک independent حیثیت ہے جو آپ نے خود لے رکھی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ خدانخواستہ یہ آپ پر مسلط کی ہوئی ہیں۔ گلگت کے grievances تھوڑے سے مختلف ہیں۔ آپ کے تو grievances ہیں ہی نہیں کیونکہ آپ کے اس علاقے کو کوئی touch کرتا تھا تو آپ کو پتا ہے کہ آپ اس کو مار کر بھگا دیتے تھے، آپ یہ کہہ کر بھگا دیتے تھے کہ آپ کون ہوتے ہیں ہماری رسومات میں دخل اندازی کرنے والے۔ ماشاء اللہ اب آپ نے آواز اٹھائی ہے اور جب سے آپ نے آواز اٹھائی ہے، آپ نے ملک سسٹم ختم کیا اور حکومت پاکستان نے مان لیا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ a, b, c پارٹی ہو، یہ کس نے مانا ہے، یہ پاکستان نے مان لیا۔ اب اگر آپ وہاں پر سیاسی پارٹیاں چاہتے ہیں تو وہ بھی آپ کو مل جائیں گی، آپ لوگوں کو right of vote بھی مل گیا ہے۔ پہلے ملک آپ کا ووٹ ڈالتے تھے، آپ کی عوام کو at large right ہی نہیں تھا ووٹ ڈالنے کا۔ وہ بھی through Presidential Order آپ کو right دے دیے گئے۔ اس طرح جوں جوں آپ right مانگتے جائیں گے، آپ کو ملتے جائیں گے۔ اب دیکھیں آپ کی ایک اور demand province کے لیے بھی آ گئی ہے۔اس سے پہلے کسی نے یہ آواز نہیں اٹھائی تھی بلکہ اگر کوئی چاہتا بھی تھا تو آپ کی طرف سے باضابطہ طور پر resistance ہوتی تھی اور یہ بڑی مزے کی بات ہے کہ پوری دنیا میں ایک فاٹا اور بلوچستان کا کچھ علاقہ ہے جس کو انگریز بھی قابو نہیں کر سکا جس نے پوری دنیا کو capture کیا ہوا تھا۔ جس پر آپ کو فخر ہے۔ جس کو آج آپ مایوسی سمجھ رہے ہیں جبکہ یہ پہلے آپ کے بڑوں کے لیے فخر کی بات تھی۔ بھئی پاکستان کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے آپ کو صوبے کا حق دینے میں اگر آپ چاہیں۔ آپ کے فاٹا میں تو اتنا talent ہے، وہاں پر اتنے پڑھے لکھے دوست ہیں، اتنے قابل دوست ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس طرح سے کبھی بھی کوئی بھی پاکستانی خدانخواستہ یہ نہیں چاہتا ہے کہ آپ کو یہ حق نہ ملے۔ اگر آپ کے دل کے کسی بھی کونے میں یہ بات ہے تو آپ اس کو نکال دیں۔ انشاء اللہ کوئی بھی یہ نہیں چاہتا کہ فاٹا صوبہ نہ بنے۔ آپ آج demand کریں، آپ کو سب چیزیں ملتی جائیں گی۔

جناب عمر نعیم: السلام علیکم! میرا تعلق اوکاڑہ سے ہے۔ میرا سوال مشتاق صاحب سے ہے، جیسا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ صدر کے اختیارات آہستہ آہستہ ختم ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آہستہ آہستہ نہیں بلکہ ختم ہو گئے ہیں۔

جناب عمر نعیم: جناب والا! اس democracy پر کیا اثر پڑ رہا ہے؟ کیا اس کو اس سے فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے؟ یعنی صدر کے اختیارات ختم ہونے سے اس democracy پر کیا اثر پڑتا ہے؟

جناب محمد مشتاق: دیکھیں democracy نہ تو کوئی ادارہ ہے، نہ کوئی روح ہے، نہ کوئی جسم ہے۔ Democracy تو ایک نام ہے۔ اگر آپ democracy کے فائدے اور نقصان کی بات کرتے ہیں تو democracy

لفظ dictatorship کا متبادل لفظ ہے۔ ایک طرف dictatorship ہے اور دوسری طرف democracy ہے۔ آپ لوگ ایک اچھے analyst بھی بنو۔ اب یہ ایک سیاسی سوال بھی بن رہا ہے۔ Presidency کے اندر بیٹھ کر باضابطہ طور پر ایک صدر جو ہوتا تھا چونکہ آئین اس کو empower کرتا تھا، وہ اسمبلی اور پورے کے پورے نظام کو، دو تہائی اکثریت کے وزیراعظم کو فارغ کر دیتا تھا جبکہ democracy میں ایسا نہیں ہوتا۔ آپ کی اسمبلی میں سے اگر وزیراعظم کو ہٹانا ہے تو no confidence کرکے ہی اس کو ہٹایا جا سکتا ہے۔ مارشل لاء لائے بغیر آپ ایک اسمبلی کو کس طرح ختم کر سکتے ہیں۔ یہ ہے فرق ان دونوں میں۔ Democracy کا اثر پڑے گا کیونکہ جب آپ کی پارلیمنٹ کی empowerment آپ کو دکھائی دے گی تو تب آپ کو فرق اور اثر نظر آئے گا۔ آج آپ کے اور ہمارے ذہن میں یہ سوچ ہے۔ جب سگریٹ لینے والا بھی دکاندار سے کوئی سگریٹ لیتا ہے تو وہ بھی دو گالیاں زرداری کو نکالتا ہے۔ بھئی اس میں اس بدبخت کا کیا قصور ہے؟ اس کو زرداری کی حیثیت سے نہیں بلکہ صدر ہونے کی حیثیت سے برا کہا جا رہا ہے کیونکہ وہ ایک پارٹی کو lead کر رہے ہیں۔ اس سے جمہوریت اور dictatorship کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہاں پر personality کو دیکھا جا رہا ہے جبکہ میں یہ بات کر رہا ہوں کہ آج جو بات آپ سن رہے ہیں،اگلے تین مہینوں کے بعد جو تبدیلی آنی ہے آپ نے اس کا analysis کرنا ہے کہ کل Presidency کیا تھی اور آج کیا ہے۔ جب اس Presidency میں مشرف صاحب بیٹھے تھے تو کیا ہوتا تھا، جب لغاری صاحب بیٹھے تھے تو اس وقت Presidency کیسی تھی، جب نواز شریف صاحب کی حکومت تھی تو اس وقت کا President کیا چیز تھا۔ جب آپ یہ سب کچھ دیکھیں تو آپ پر سب کچھ واضح ہو جائے گا کہ Presidency کیا چیز ہے۔ اس وقت جب کوئی فیصلہ پارلیمنٹ کے خلاف کروانا ہوتا تھا تو Presidency کے علاوہ تو کر نہیں سکتے تھے۔ اس لیے اب Presidency میں فیصلے نہیں ہو سکتے۔ وہ وزیراعظم ہی کرے گا۔

جناب احمد بلال محبوب: دیکھیں کئی جمہوریتیں ایسی ہیں جہاں صدر بہت طاقتور ہوتا ہے اور کئی جمہوریتیں ایسی ہیں جہاں صدر کےپاس صرف ایک نمائشی سا عہدہ ہوتا ہے جیسے ہمارے ہاں ہے۔ لہٰذا جمہوریتیں دونوں قسم کی ہوتی ہیں۔ ہماری جمہوریت کیونکہ پارلیمانی جمہوریت ہے، اس میں پارلیمان اور اس کے منتخب وزیراعظم کے پاس زیادہ powers ہوتی ہیں اور صدر کے پاس کم ہوتی ہیں۔ اس لیے ہمارے system میں صدر کی power کم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ Parliament strong ہوئی ہے اور ہمارا پارلیمانی جمہوری نظام زیادہ strong ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ایسا ہے کہ ایک تو Presidential form of democracy ہوتی ہے جس میں صدر کو اختیار ہوتا ہے یا Parliamentary form of democracy ہے یا پھر French style ہے جس میں President and Prime Minister کی combination ہو جاتی ہے۔ ہمارا پارلیمانی طرز ہے اور اس میں صدر کو کم سے کم اختیارات ہوتے ہیں اور زیادہ اختیارات پارلیمنٹ کے پاس ہوتے ہیں اور Parliament means, Prime Minister and his Cabinet. So, thank you, this orientation comes to an end. کل انشاء اللہ صبح دس بجے ملیں گے۔

(The House was then adjourned to meet again tomorrow on Tuesday, the 26th February, 2013 at 10:00 A.M.)